

بِکَنْ نَقْدِهِمْ بِحَقِّ عَلَیْهِ بَاطِلٌ فَبِیْذِیْلِهِ وَادِّیْهِ وَارِثُ مِثْقَلِ

تو براوی قلہ - چہ دانی چیست چون ندانی کہ در سرے تو کیست

مدنی مجددیت کے دعاوی باطل کی تردید اور اعتراضات اہیہ کا الزامی جواب مسہمی

# سیف النقی

## اسے

# اس النقی

جس کو جناب فضیلت مآب لانا محمدی صاحب حمیری ام اللہ فضلہ تالیف فرمایا  
جس سے فرمایش جناب کرم و محترم ابو الطغر مولانا محمد اختر حسن مسوئی ام محمد تم  
(بندہ حقیر محمد جعفر علی حنفی قادری عفی عنہ)

مدرسہ الدین صاحب کفر الطالع واقع لکھنؤ میں چھپوایا



تقریظ فاضل گمانہ ادیب اربیب جناب مولانا مولوی سید

محمد جعفر علی صاحب نکیسوی دام اللہ تعالیٰ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ انا بعد مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی زالت  
مجدد تہم نے تفریق بین مسلمین میں جو کچھ روز لگا رکھا تھا اور ہندوستان میں جیسا کچھ ڈن  
بچا یا تھا وہ کسی سے مخفی نہیں۔ کبھی کہ خیریت سے کفر کے فتوؤں کا ہر گلے میں ڈال کر آتے  
تھے کبھی مدینہ منورہ سے مہربان دیکھ کر لوگوں کو دہوکہ میں ڈالتے تھے اپنی تقریریں و توصیفات  
سے محبت سیاح کی طرح صوفیہ کے صفحے سیاہ کر دیتے تھے اور علماء دین اور بزرگان اہل حق  
کی نسبت عجیب عجیب بہتان اور طرح طرح کی گالیوں۔ بڑی رنگ آمیزی سے  
شائع کرتے تھے۔ اہل حق کے خدام اپنے بزرگوں کی نسبت بے سرو پا اتمام اور لغو  
گالیوں سے سنتے سنتے ٹھگ ہو گئے تھے۔ گو ان کے کسی اعتراض کو بلا جواب نہیں چھوڑا گیا  
لیکن چونکہ ان صاحبوں کے خیال میں سید صاحب سچا کھیتی جو اب تو جواب ہی نہیں  
سمجھا جاتا۔ اور گالیوں کا جواب گالیوں دینا اہل حق پسند نہ کرتے تھے لہذا نہایت  
رعوت سے لکھا انا دلا غیری لگا کر کہتے تھے کہ کوئی جواب ہی نہیں دے سکتا  
آخر ہر فرعون نے رامو سامنے۔ محقق بے بدل فاضل اجل مولانا محمد تقی صاحب  
اصہری نے اس طرف توجہ فرمائی اور خود جناب مجددیت آپ بریلوی صاحب  
کے دادا پیر اور چچا پیر اور اساتذہ الازاد اور پیر بھائیوں کے کلام ہدایت  
نظام سے بریلوی صاحب کے اقوال باطلہ کی پوری تردید اور عقائد فاسدہ کی  
چھٹک کر دی اور دکھلا دیا کہ ان مسلم و مقبول و مستحق علیہ بزرگوں کے اقوال سے  
جو کو محال انکار نہیں مجدد صاحب زعمی اور ان کے ہوا خواہوں  
کی ہر بات تکفیر موتی ہے اور اہل حق کے عقائد حقہ کی پوری تائید آپ  
دوسروں فکر میں کہ مدینہ جاتے ہیں گھر میں نہیں دیکھتے کہ بزرگان خاندان آپ کی  
نسبت کیا فرماتے ہیں



تو براوج فلک چہ دانی حسیت | چون ندانی کہ در سرے کسیت

اگر کچھ بھی انصاف ہو تو آپ مجددِ مائتہ خاصہ صاحب عقاید باطلہ سے  
بر کر کے انہیں بزگون کے ہم عقیدہ ہو جاویں۔ لیکن یہ امید کہاں۔ جب  
بہالت و رعوت کے پردے پڑے ہوں۔ فانہا لا تقم الا بصار و لکن تعمی اقلو  
التی فی الصدور۔

اب ہم دعا کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ مولفِ علام کو جزا سے خیر عطا  
فرماوے اور ہم سب اہل اسلام کو ثبات علی الصراط المستقیم  
نصیب فرماوے۔ آمین

سازمند  
سید محمد جعفر علی  
ملکینو  
عفی عنہ

## اعلان

ہندہ کے موقت رسالہ سیت النقی علی راس الشقی بھی مل سکتا ہے  
قیمت (۲۰۰) اور مولانا محمد اشرف علی صاحب وغیرہ بزگان دین  
کی جملہ تصانیف بھی مل سکتی ہیں راقم ہندہ سید اصغر حسین عفی عنہ  
مدرسہ اسلامیہ دیوبند ضلع سہارن پور

بشکریہ: غلام یاسین نقشبندی

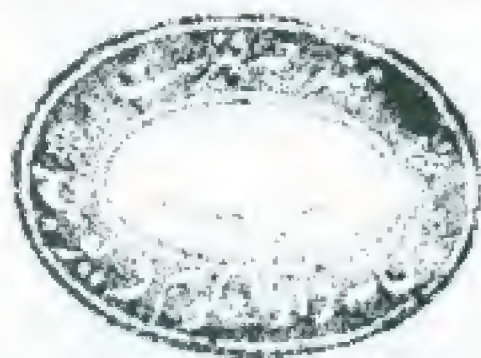




## مفید الوارثین

میراث المسلمین کی شرح ۲۳۲ صفحہ کی قابل کتاب

جسکے طبع ہونیکا بہت سے حضرات کو انتظار تھا اور جسکی طلبی میں دو سال سے وقفہ  
 خطوط آرہے تھے اہل مطبع کی وعدہ خلافیوںکی وجہ سے اب عرصہ عہد کے بعد چھپکر تیار  
 ہوئی ہو جو نہایت مفصل و درطول عام فہم کتاب ہو۔ اس میں میراث المسلمین کے تمام مسائل  
 کو کامل تشریح اور وضاحت سے لکھنے کے علاوہ علم فرائض کے فضائل اسکی حقیقت  
 اسلام سے پہلے میراث تقسیم ہونیکا دستور۔ میراث کی ابتدا اسکے احکام تازل ہونے سے  
 تھے۔ تجیز۔ و تکفین کا بیان۔ مریض کے اقرار اور وصیت و قرض و طلاق و مہر وغیرہ کا  
 ایسا مفصل بیان جو کسی اردو کتاب میں موجود نہیں۔ تمام وارثوں کے مفصل حصے  
 اور میراث حبات (یعنی نانق وادی) کی بمثل تفصیل و تشریح مع عام فہم فقہوں اور  
 فقہ ستون کے۔ بعض علمی فائدے۔ مثلاً والدہ کا حصہ والد سے کم کیوں ہے۔ جابجا  
 عام فہم شایع عصبیات کی تفصیل اور نقشے ہر قسم کے وارثوں کا نقشہ مع دلیل شرعی  
 ذوالارحام کے مخصوصات اور عام فہم نقشے اور شجرے شریک اور مستقل وارثوں کا  
 بیان۔ حاجب۔ محجوب۔ مفقود۔ موجود۔ محرم۔ وغیرہ کا مستقل بیان۔ ہر ایک اثر  
 کے حالات کو تین تین دفعہ مختلف طریقوں سے سمجھا دیا ہو تاکہ بہت کم استعداد کے  
 مسلمانوں کو بھی نفع پہنچے۔ چھ نقشے نہایت محنت سے مرتب کر کے لگائے ہیں۔  
 معمولی استعداد کا شخص اس کے مطالعہ سے ہزار ہا مسائل بتلانے پر قادر ہو جاتا ہو  
 طالب علمان علمی کے لیے بھی یہ کتاب بہت مفید ہو۔ تمام قواعد اور مسئلے نکات کے  
 طریقہ اس سے سہولت معلوم ہو سکتا ہو۔ اس کتاب کے چھ حصے ہیں کل صحیفہ  
 ایک جبکہ اعلیٰ درجہ کی صحت اور صفائی سے نہایت عمدہ کاغذ پر طبع کیے گئے ہیں  
 قیمت ایک روپیہ ہر حصہ چار روپے علاوہ بھی چھاپہ جو قیمت نہ ہو چکا ہو وہ ایک روپیہ کی  
 مولوی سید اصغر حسین صاحب مدرسہ اسلامیہ دیوبند ضلع بہار پور  
 خادم العلماء و بندہ حافظ محمد عبدالغفور تاجر دھانکڑ ٹولہ شہر جو پور



بسم الله الرحمن الرحيم

## حمد باری تعالیٰ

<p>حمد وافر سابق دارین را          نے از کس زیادہ سنے ہو کس          نے بود اندیشہ ساز و شمش          نے بود شخص عجب، بچو کس          انطعام جلد عالم و لپہ بر          جرم زرخش و حب پوش بیہ نیاز          ابتدا باشد از را امتا</p>	<p>کرد کو از کاف و نون کو نین را          خالق انسان و جن و سنگ و خس          نے بگیرد و خا فکر و دانش          ظاہر و نہایت چون بازگ جرس          پتاید بے شیر و بے دزیر          بدگان را گاہ و میگہ چارہ ساز          نے در و گنجایش چون و چرا</p>
---	---

بچو احمد پیشوا نامور کرد  
 خلقت کفر از جان او دور کرد

<p>احمد مرسل حبیب ذوالنور          زو و رفعت در زمان از نہ طبع          نور و دانش گرد و نامور          از ازل او را محمد نام کرد          ستم نامش شنوای حق شناس          حمد کردہ گشتہ آمد در کلام</p>	<p>نور حق شمس الصغیٰ بدست          از مہر پیشینان برودہ سبق          خاک مسجد ملک کے نور          بر حبیب خود شناسا تمام کرد          صیغہ مفعول باشد در قیاس          و صفت او باشد ازین واضح تمام</p>
--	---

بازن سحر



سیم اول چون بود براسم او	مہت زو مقصور معشوق نکو
میدید از حبیب حق خبر	رہز محبوب ست از منہم دگر
آخر تاش چو آمد حرف دال	
وال باشد دوست اورا لا محال	
تختہ پر سے فرستم از درود	شافع خود آورم پیش و دود
بر محمد باد بر اصحاب او	ہم باہل بیت و بر اصحاب او

## مناجات پر گاہ قاضی اکا جات

اسے نگہ دارندہ بدر الحسن	بردست آمد فقیر ذوالمن
عاصی مغموم را دل شاد کن	از ہجوم و نیوی آزاد کن
دولت ایمان عطا کن حیات	رحمت خود بذل فرما در رحمت
سایہ زلف محمد کن عطا	بخش جالش پہلوی آل عبا
از عذاب گور ہم بخشش آمان	جلہ کارم راست گردان زمان
جرم و عصیان را نمیدانم شمار	از ندامت مہت چشمم رود بار
ہست امیدم ز لطف است اسے کریم	رحم و بخشایش بود کار رحیم
ہر یکے کارے کند در غور و خویش	نیک نیکی سازد و بد زشت کیش

خاصۃ انسان بود جرم و گناہ  
عفو و آمرزش سزاوار آہ

ایما بعد۔ احقر ازلی محمد تقی علی حقی نقادری ابھیری عرض کرتا ہوں کہ چند رسالے  
میری نظر سے گذرے جیسے حسام الحرمین۔ الملائکۃ الوہابیین۔ الزلزال العسار  
الکوکبۃ الشہابیہ۔ انہیں مولوی احمد رضا خان صاحب مفتی بریلوی نے علما سے دین۔  
فقہا و محدثین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو جنگی و نینداری کا جہانین ڈکانج رہا ہے۔  
ان اہانت و اہیات لگا کر کہ فرمایا ہوا خدا قوم نے محض احقاق حق و ابطال باطل



نصوحہ کے جواب لازمی قلب بند کیا مجیب لدعوات مقبول نام فرمائے عوام کا لانا نام کو فضیلت  
و غلویت سے بچائے۔ **س** این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

معنی صاحب بریلوی۔ حسام الکرمین عربی مطبوعہ بریلی ص ۳۔ از سطر ۱۲۔ تا آخر میں اس طرح  
فرماتے ہیں۔ عبارت۔ و صورۃ قتیار شیدا احمد الکنکوی فی قولہ اغرافیا و البراہین القاطعہ  
حقیقۃ لہ و نسبتہ لمبیدہ خلیل احمد الانبیسی و حفظ الایمان لا شرف علی الانانوی معروضات۔  
مضروب بخطوط متنازعہ علی عبارات المردودات۔ ہل ہم فی کلماتہ مذکورہ منکرون الضروریات دین  
قان کا نو کا نو افکار مہر دین فضل بغیرض علی المسلمین افکار ہم کسائر منکری الضروریات۔  
الذین قال فیہم العلما رائعات۔ من شک فی کفرہ و عذابہ فقہ کفر۔

جواب ہم۔ جن عبارات کو۔ مردودات اور منکرون الضروریات الدین۔ کر کے لکھا ہے معنی بریلوی  
ضروری امر ہے کہ پہلے اُن عبارات کو نقل کرے اور ان سب علما سے دین کا ضروریات دین  
سے منکر ہو تا تھا ہر کسے تاکہ حق و باطل میں تمیز ہو جاتا اور پرکھنے واسے پڑکھ لیتے۔ اور  
جلد ۱۱۔ افکار ہم کسائر منکری الضروریات۔ کی تشریح کی ہوئی کہ وہ کونسے کفریات ہیں۔  
اور اس جلد سے۔ من شک فی کفرہ و عذابہ فقہ کفر۔

بقول معنی صاحب بریلوی کے اُنکے والد بزرگوار مولوی مفتی علی خان صاحب کیا سمجھے جائیں گے  
جنہوں نے حضرت مولانا الحاج مولوی رشید احمد صاحب محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو  
علما سے دین و مومنین صادقین میں شمار کیا ہے دیکھو تنقہ المقلدین مطبوعہ صبح صادق سینا پور  
قولہ مولوی رشید احمد صاحب محدث گنگوہی اور مولوی محمد قاسم صاحب نوتوی علمائے دین  
اور مومنین صادقین میں سے ہیں۔

اور جناب مولانا بافضل اولنا مولوی حکیم حاجی سید محمد ہدراکسن صاحب ابوالسنن  
سہسوانی مفتی بریلوی کے پیر بھائی۔ کا۔ ارشاد ہے مطبوعہ عینی ص ۱۱۱ میں ارشاد فرماتے ہیں  
قولہ عالم محمد۔ فاضل مجد عارف مستند۔ مصدر خلق و نود و منظر علم و تفقہ مقبولان رکاوٹ  
حضرت مولانا بافضل اولنا مولوی حاجی محمد رشید احمد صاحب مظاہر اللہ الاصل الی یوم  
الابد کو حقیقۃ عالم باعمل کہنا بجا ہے۔ اور فقہ بے بدل لکھنا زیبا نہیں ہے نور توحید پھیلایا



حق کو حق باطل کو باطل کر دکھایا۔ احکام شریعت میں محال عقلی سے ہزار۔ اطاعت رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں محال عادی سے عارضہ سے قدر کو قادر برحق سمجھنا جبکہ عرفان۔  
مرد ہو علی کل شیخ قدر جبکہ ایمان۔ مريدون کے رہنا۔ مسلمانوں کے پیشوا۔ بیارانِ جہالت کے  
مسیحا۔ کشتی اسلام کے ناخدا۔ عارف با خدا۔ کبر دریا سے جدا جبکہ اسم گرامی کا حرفِ حرکت  
کلماتِ صغریٰ و معنوی پر دال۔ اس اخسِ ارضی سے اُنکے اوصافِ حمیدہ قوت سے فعل  
میں آمین کیا محال۔ رامی مکرر موز عرفانیہ سے الالال شین شرف شریعت سے بنانی۔  
یاسی ثناء تثنیہ یا دہائی میں مصروف۔ دالِ اول درود خوانی میں معروضات۔ اہل بیت سے  
احسانِ کلی حیان۔ حامیِ حلی میں حُب الہی بنان۔ بیم سے شانِ مقبولیت پیدا۔ دالِ ثانی  
سے دلہاریِ ظالِم ہویدا۔ الحق سے

دین کے رہنما رشید احمد	حق پسند حق نما رشید احمد
میرا مولے رشید ہے داعی	جس کا مہین پر قوا رشید احمد
لاکھ جھک مارے بدعتی حاسد	ہین حبیب خدا رشید احمد
چرخِ عرفان کے ماو کا مل میں چتر۔ ہین نہ نقار رشید احمد	

اب دیکھیں ان پر بھائی صاحب کے بارہ میں مفتی صاحب بریلوی کیا حکم لگاتے ہیں  
سخت تعجب ہے کہ جناب مفتی صاحب بریلوی کو حضرت نبی آخر الزمان کے فرمان۔  
واجب الاذعان کا ذرا خیال نہیں ہے۔ عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم دعا رجل بالکفر فقال خداوند و لیس کذکب الا حار علیہ تمہ چہم بدایت ہو ابو ذر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو شخص کسی کو کافر  
یا دشمن خدا کہے اور وہ ایسا ہو تو یہ کلمہ قائل پر لوٹ آتا ہے۔  
اور مولوی مفتی علیخان صاحب والد ماجد مفتی صاحب بریلوی کے ہدایہ البریہ مطبوعہ صحیح صادق  
سیتا پور ص ۳۳ مطرہ امین فرماتے ہیں۔

قولہ مسلمان کی لعنت کرنے والے کی نسبت وارد ہوا اگر وہ مستوجب اسکا نہیں ہے



مست ہوٹ آتی ہے اور یہی مضمون کفریہ مسلمان کے بارے میں آیا ہے۔ اور صحت  
مطرحہ میں لکھتے ہیں۔

قولہ کے اہم اس لیے عیب نہ کیا اور لوگوں کے عیوب پر نظر کرنا کسب و کسب ہی بلکہ مسلمان  
حکم آئینہ میں ہیں وہ تیسرے عیب میں جو انہیں دیکھتے ہیں۔ یہ تو کتنا عجیب ہے مسلمانوں پر  
طعن و تشنیع اور انکی عیب جوئی مقصود نہیں بلکہ صرف یہ خواہی وہ حقیت منظور ہو یا نہ ہو۔  
تیسرے کلمہ فریب و حیلہ و دغا سے بحث اندیشہ میراث پر اس پر اس میں اپنا کام نہ کیا ہو۔  
اب اسکا فیصلہ مفتی صاحب بریلوی کے سپرد کروا لیا کہ بقول مولوی مفتی علی خاں صاحب کے  
کیا کیا بن گئے یا وہ بقول مفتی صاحب کے کس خطاب کے تحقق ہو گئے۔ اور خود مفتی صاحب  
بریلوی الکو کتبہ الشاہ علیہ کفریات الی الی وہ یہ۔ مطبوعہ بریلی ص ۱۱۱ میں فرماتے ہیں۔  
عبارتہ اور اگر کوئی داعی کلمہ کفر ہوئے اور لوگ اسے قبول کریں تو سب کافر ہوں۔  
اور ص ۱۱۱ میں لکھتے ہیں۔

من لفظ بلفظ الکفرانی قولہ و کذا کل من ضحک علیہ استحسنہ اور صنی بہ کفر ترجمہ  
از مفتی صاحب جو کفر کا لفظ بولے کافر ہوا سطور جو اس پر نہیں یا اسے اچھا نہ لگے  
یا اس پر راضی ہو کافر ہو جاوے

اور مفتی صاحب بریلوی نے اسی ص ۱۱۱ پر ایک حدیث شریف کا ترجمہ لکھا ہے۔  
(ترجمہ) یعنی جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے اُن دونوں میں سے ایک پر یہ بلا ضرور پڑے  
اگر جسے کہا وہ سچ کا فر تھا جب تو خیر ورنہ یہ لفظ اُسی کہنے والے پر پٹ آئیگا۔  
چو اچہ یہ اللہ جل شانہ دعوہ ہمہ کی قدرت ہے کہ اس ترجمہ میں جناب مفتی صاحب بریلوی نے  
محض کلمہ گو کی قید لگائی ہے اس اصول پر یہ سب علمای دین بدرجہ اولیٰ مومن ہیں کہ خود کلمہ گو  
تھے اور ہزاروں مذہب گان خدا کو کلمہ گو بنا دیا اور اس پر عامل کر دیا۔ اب دیکھیں مفتی صاحب  
حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اپنے والد ماجد حتیٰ کہ اپنی ذات شریف کے  
حق میں کیا حکم لگاتے ہیں۔

مفتی صاحب بریلوی حسام اکبر میں ص ۱۱۱ میں لکھتے ہیں۔ عبارتہ



و منہم الوہابیۃ الامثالیتہ و انخواتمیتہ و قد قسمنا علیک قوالہم و شاتمہم و انہم کانوا و بانوا فیما  
قبل و تم یقتسمون الی الامیریۃ نسبتہ الی امیر حسن و امیر احمد السہسوانیین۔ و النذیریۃ المنسوبۃ  
الی نذیر حسین الدہلوی۔ و القاسمیۃ المنسوبۃ الی قاسم النانوتی صاحب تحذیر الناس ہو قال  
فیہ یوفرض فی زمنہ علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بل یوحدث بعدہ علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی جدید  
لم یکن ذلک نجائیۃ و انما یخیل العوام انہ علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین  
مع انہ لا فضل فیہ اصلاً عند اہل الفہم انی آخر الذی انما است و قد قال فی الممتحۃ و الاشباہ غیرہا  
اذا لم یعرف ان محمداً علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس مسلم لانی من الضروریات احد النانوتی  
یہا ابو الذی وصفہ محمد علی الکافوری تاظم السندۃ الحکیم الامتہ المحدثہ یسجن مقلب قلوب البصا  
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ الواحد القہار العزیز العفّار فمولا و المردۃ المریدۃ الخشاس مع اشتراکم  
شکاک الدامیۃ الکبریٰ۔ مصنفہ قون فیما بینہم علی اراء یوحی بہا الیہم الشیطان غرور و قد فصلت  
فی غیر ہا رسالۃ۔

جواب۔ ان عبارتوں میں سوائے سبب و شتم کے اور کلمہ قلمبند نہیں ہیں اور نہ ان علما  
دین کی عبارتیں مرقوم ہیں لہذا دعویٰ دلیل و برکت پر یہ بیہ ثبوت مردود ہے لہذا ہم بھی اس طرف  
سے عنان قلم کو پھیرتے ہیں اگر ناظرین کو اسی بحث کا دیکھنا منظور ہو تو رسالہ سوط الاربار  
سے ظہر القنار۔ مطبوعہ کانپور ص ۱۶ مصنفہ حضرت مولانا الحاج حکیم مولوی سید محمد  
میر حسن صاحب بولسن سہسوانی کو ملا خط فراہم۔ جو مفتی صاحب دہلوی کے میر جانی  
اور کچان دو قالب ہیں ہم اس مقام پر صرف ایک فتویٰ اور کچھ عبارت اسسند لانا  
سوط الاربار کی نقل کرتے ہیں۔ قولہ۔ استغنا۔ کیا فرماتے ہیں  
علما دین اور متقیان شرع متین اس بارہ میں کہ زید کہتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو  
قدرت نہیں کہ مثل آنحضرت صلعم کے پیدا کر سکے اور عمر و کنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو قدرت  
نہ ہے مگر موافق اپنے وعدہ کے پیدا نہ کرے گا ان دونوں میں کون سچا ہے اور یہ اعتقاد  
جو زید کا ہے کیسا ہے اور زید کو کیا سمجھنا چاہیے۔ بنو اتوجروا۔

الجواب۔ زید جوٹا ہے اور دعویٰ اسکا خلاف عقاید مسلمین کے ہے اور عمر سچا ہے اور اعتقاد



زید کا گمراہی ہو اور ایسے شخص کو گمراہ و اہل بدعت سے سمجھنا چاہیے اور ایسے شخص کے کفر و عدم کفر میں علما مختلف ہو رہے ہیں اور قریب بکفر ہونے میں کچھ شبہ نہیں ہے اب ہم مخالفین سے ایک سوال کرتے ہیں کہ آپ کے نزدیک خاتم النبیین کالی ہے یا جزئی اگر کالی ہے تو اس میں ہزاروں آن و احد میں شریک ہو سکتے ہیں اور اگر جزئی ہے تو جس آن میں حضرت خاتم النبیین ہوئی اُس آن میں مثل اس ختم نبوت کا دوسرے شخص کو ملنا ممکن تھا اس واسطے کہ۔ مثل ممکن ممکن و القدرۃ علی مثل الشیء کا تقدیر علیہ کا سلف۔ پس مثل حضرت رسالت اب صلعم کا ممکن ہے اور انصافاً ملاحظہ ہو کہ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ ان اللہ خلق سبع ارضیں فی کل ارض آدم کا دم و نوح کنو حکم و ابراہیم کا ہیم و عیسیٰ کی عیسا کہ و بنی کنسکم۔ اور ابن حجر عسقلانی نے جن سے امتحان مولدین سند لائے ہیں اور اکابر اہل سنت میں شمار کرتے ہیں فتح الباری شرح صحیح البخاری میں اُسکو نقل کیا ہے۔ اخرج الکاکم فی المستدرک من طریق غنام النخعی عن علی بن حکیم عن شریک عن عطاء بن سائب عن ابی النضر عن عبد اللہ بن عباس قال فی کل ارض بنی کنسکم و آدم کا دم و نوح کنو عیسیٰ کی عیسیٰ و قال صحیح الاسناد۔

اور تفسیر درمنور میں ہے و اخرج عبد اللہ بن حمید و ابن الضریس و ابن جریر عن ابن عباس فی قولہ من الارض مثلن قال حدیثکم تفسیر الکفر تم و کفر کم تکذیبکم بہا و رواہ ابی نعیم فی شعبان و فی الاسماء و الصفات من طریق ابی النضر عن ابن عباس فی قولہ من الارض مثلن قال سبع

ارضیں فی کل ارض بنی کنسکم و آدم کا دم و نوح کنو و ابراہیم کا ہیم و عیسیٰ کی عیسیٰ۔ پس جو شخص اور طبقات زمین میں چھ شخص مثل جناب رسالت اب صلعم اور حضرت آدم اور حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام بتاوی وہ شخص مطابق ان احادیث کے صحیح عقیدہ ہے اور یہی عقیدہ صحابہ و تابعین اور سلف صالحین و آئمہ محدثین بلکہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔

اور شاہ حمزہ صاحب الدعا جدا چھ میان صاحب پرزادہ مارہرہ نے جس گھر کے جناب مفتی صاحب بیوی غلام مبین دفتر شہید شہابی الثانی میں تحریر فرمایا ہے۔



در شب معراج دیدہ مصطفیٰ	صدر ہزاران اشتران بے انتہا
میر وند اینا قطار اندر قطار	لا نہا بیت روز و شب سبب انتظار
مہت در صندوق بار ہر شتر	یک ازان سود گیر آن سود سہر
در ہمہ صندوق یک یک عالمی ست	ہچو این عالم در اینجا کے کی ست

چون محمد در ہمہ صندوق دان

ہم کلیم اللہ و سید اندران

اور تفسیر کبیر من مسطور ہے۔ لا ینا ندل علی القدرۃ علی ان میبٹ فی کل قرینہ تذیرا مثل محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور کیمیا سے سوادت میں حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جنکی تحریکات جناب مفتی صاحب بریلوی سے نزدیک مسلمات میں سے ہیں۔ سبحانہ تعالیٰ برامثال آہنا الی غیر النہایۃ قادرست۔ اور مکاتیب حضرت عارف مسیری رحمۃ اللہ علیہ میں ہے جو مفتی صاحب کے نزدیک بمنزلہ وحی آسمان کے ہے۔ اگر خواہد در ہر خطہ صدر ہزار چون محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھیں مفتی صاحب بریلوی حضرت عبداللہ ابن عباس اور ابن حجر عسقلانی۔ اور امام بیہقی اور حاکم اور صاحب تفسیر کبیر و صاحب در فتور و حضرت امام غزالی و حضرت عارف مسیری و جناب شاہ حمزہ صاحب بارہروی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو کیا خطاب عطا فرمائے ہیں۔ اور سوطا لابرار علی ظہر الضار صلے میں حضرت مولانا مولوی حکیم حاجی سید محمد بدیع حسن صاحب ابوالحسن حنفی قادری سہسوانی جناب مفتی صاحب کے پیر بھائی ارقام فرماتے ہیں۔

عیار تہ۔ اب ہم ضار الاسلام۔ اصغر المسلمین فاضل ہے سر سے ایک سوال کرتی ہیں۔ سوال۔ خاتم الآیات یعنی جو آیت کہ سب سے بعد کو نازل ہوئی ہے اُسکے مثل پر بھی خدا سے قدیر قادر ہے یا نہیں اور اقول الآیات یعنی جو آیت کہ سب سے پہلے نازل ہوئی ہے اُسکے مثل پر بھی خدا سے قدیر قادر ہے یا نہیں اور خاتم الافلاک یعنی سب آسمانوں سے جو بعد کو پیدا ہوا ہے اُسکے مثل پر بھی خدا سے قدیر قادر ہے یا نہیں۔ اور جناب مولانا بالفصل و لہذا مولوی حکیم حاجی سید محمد بدیع حسن صاحب ابوالحسن حنفی قادری سہسوانی بدیع الدینی مطبوعہ لکھنؤ صلے میں مولانا صاحبنا تو نوی رحمۃ اللہ علیہ کی



## شانِ اقدس میں ارقام فرماتے ہیں

ہے حسن بدگر لکھوں وصاف جو محمد ہیں دین کے قاسم مصطفیٰ مرتضیٰ کے پیارے ہیں وصف کیا کوئی کر سکے اُن کا خاص نانوتہ جبکا مولد ہے نور وحدت کا اُن پہ طاری ہے جامِ سنت پلا دیا ہم کو سینہ سے جب لگالیا واللہ دل تجلی سے ہو گیا روشن وہ مزہ دل کبھی نہ بھولے گا	لا تقدیم پہ جن کے ہیں لطاف فاضل و رہنما ہیں اور عالم بدر ہیں وہ تو ہم ستارے ہیں حق نے بخشا ہی مرقہ اعلیٰ اُس نے روشن چراغ احمد ہے فیض عالم میں اُنکا جاری ہے کیسا کہنی بسا دیا ہم کو رمز معنی سے کر دیا آگاہ کر دیا سینہ وادیِ امین نخلِ امید پھر بھی بھولے گا
---	---

عشقِ احمد سے اب ہوا مسرور

کوئی دم میں یہ بذر ہو گا نذر

اب دیکھیں جناب مفتی صاحب بریلوی ان مولانا صاحب سہوانی کو اُنکے پر بھائی  
ہیں - کیا انعام دیتے ہیں -

اور حسامِ احرار میں صفت میں مسطور ہے - عبارتہ - ومنہم الوہابۃ الکذابۃ اتباع رشید احمد

الکذوبی نقول اولاد علی حضرتہ الصمدیۃ تبعا لشیخ طاہر القادری لدہ ہدی علیہ ما علیہ ما کان

الکذب و قدر و ست علیہ ہدیانہ فی کتاب مستقل بحقیقۃ سبحان السبوح حرم حبیب کذب المقبول

ومنہم الوہابۃ الشیطانیۃ کا لغزۃ الشیطانیۃ من الروافض کا نوا اتباع شیطان الطافی ہوا

اتباع شیطانی اتفاق المیسر للعین و ہم الصنادیاب ذکرا لکذب الکذوبی فانہ صرح

سے کتاب البراہین القاطعہ و ما ہی واللہ الا القاطعہ -

جو اہل جناب مفتی صاحب بریلوی جبکا لقب اعلیٰ حضرت ہے جبکا ترجمہ بڑے حضرت ہے

اور حقیقۃ بڑے حضرت ہیں یہ نہیں خیال فرماتے ہیں کہ قادر ہونا اور بات ہے اور



عادی ہونا دیگر شے ہی خوب فرمایا۔ جناب مولانا بالفضل اولنا مولوی حکیم حاجی سید محمد  
بدر احسن صاحب ابوالسنن حنفی قادری سہوانی نے۔

قولہ۔ کیا خدایٰ قدیر اس پر قادر نہیں ہے کہ کسی ضار الاسلام اضرا مسلمین اصل فی الدین کو سورت  
کٹا۔ گدھا۔ اتو۔ عورت۔ بیچڑا وغیرہ بنادے یا اس کے فرزند کو سانپ۔ بچو۔ جن اور  
اسکی زوجہ کو بھینسی۔ چڑیل۔ کر دے۔ یا دو جی کو جنتی۔ اور جنتی کو دوزخی۔ نار کو فردوس  
بہشت کو سقر۔ آدمی کو فرشتہ۔ فرشتہ کو آدمی۔ آسمان کو زمین۔ زمین کو آسمان۔ رات  
کو دن۔ دن کو رات۔ وغیرہ وغیرہ کر دے اہل سنت و جماعت کا یہی عقیدہ ہے کہ خدایٰ  
قدیر کذب بہادر تو ہے مگر عادی نہیں ورنہ خدایٰ قدیر کو محبوب و محض ماننا پڑیگا اور یہ صریح کفر ہے  
ایک سوال ہم اور کرتے ہیں کہ کسی ضار الاسلام اضرا مسلمین فاصل بے سر کو اپنی مان۔  
ہن۔ بیٹی۔ دادی۔ ماتی۔ بچو بھی۔ خالہ۔ ساس۔ نواسی کے ساتھ جماع کر نیکی قدرت  
ہو یا نہیں ضرور کتنا پڑیگا کہ قدرت تو ہے مگر محال عادی و محال شرعی ہے۔ کیا کسی سادہ فہم  
میں یہ قدرت نہیں کہ اپنی زوجہ کے ساتھ بجای جماع کے اغلام کرے ضرور کتنا پڑیگا  
کہ قدرت تو ہے مگر محال عادی و محال شرعی ہے۔ اور حمام البحرین صلیٰ میں مرقوم ہے۔

عبارتہ۔ ومن کبرار ہولاء الوہابۃ الشیطانیۃ رجل آخر من اذئاب الکفۃ ہی یقال لہ  
اشرف علی التانوی صفت رسلۃ لا تبلغ اربعۃ اوراق وصرح فیہا بان لعلم الذی لرسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالمغیبات فان مثله حاصل لكل صبی وكل محبون بل لكل حیوان  
وكل بہیمۃ و هذا لفظہ الملعون۔

جوابہ۔ جناب مفتی صاحب بریلوی پر فرض ہے کہ پہلے علم غیب کی تعریف اصول فقہ سے  
لکھیں اگر تعلیم قرآنی کا نام علم غیب ہے تو علی قدر مراتب سب کو حاصل ہے اور جناب مولانا  
مولوی محمد اشرف علی صاحب کی نہ عبارت نقل کی اور نہ کتاب کا نام بمعہ مطبع وغیرہ ظاہر  
کیا محض تبرک کوئی سے کام لیا ہے جو علم و فضل کے منافی ہے حالانکہ جناب مولانا مولوی  
حاجی حکیم سید محمد بدر احسن صاحب ابوالسنن حنفی قادری سہوانی۔ گلزار حقیقت مطبوعہ  
بدینی صلیٰ میں حضرت مولانا صاحب تہانوی کے شان میں فرماتے ہیں۔



مولوی اشرف علی بدایین جانشین سند خیر البشر افتخار سالکان را و حق شد چو در بحر شریعت آشنا چون بصیر اسے طریقت زد قدم دامن تو حیدر آسان گرفت سبز گلزار شریعت شد از نو راز دین و واقف اسرار رب	شد چو مقبول جناب ذوالمنن حق نما و حق نبوش و حق نگر علم عرفان شد بدانش مستحق ساحلش دریافت با صدق مصفا ساخته خار و دوی را کالعدم آشنا و غیر را کیسان گرفت گرم بازار حقیقت شد از نو اللہ اللہ برزبانش روز و شب
---	--

ساختہ سطر منزل فقہ و ادب

تا ظلم ملک شریعت سے تعب

اور جناب مولوی رضا علی خان مفتی صاحب بریلوی کے دادا صاحب ہدایۃ الاسلام  
مطبوعہ صحیح صادق ستیا پور صنت من فرماتے ہیں۔

عبارتہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب بالواسطہ تھا یعنی بذریعہ  
وحی کے تعلیم معلوم ہوتا تھا اور یہ علی قدر مراتب سب کو حاصل ہی اور علم غیب مطلق بالذات  
کا اعتقاد رکھنا مفتی الی الکفر ہی اور نص قطعی کے خلاف ہو اسمین تاویل اور ایر پھر کرنا  
بے دین کا کام ہے۔

اور جناب مولوی مفتی علی خاں صاحب مفتی بریلوی کے والد ہدایۃ البریہ۔ مطبوعہ لاہور  
سالہ من فرماتے ہیں۔

قولہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب اضافی تھا مطابق وبالذات نہ تھا  
یہ خاص ہی حق سبحانہ تعالیٰ کے لیے۔

اور جناب شاہ حمزہ صاحب مارہروی مفتی صاحب بریلوی کے دادا پیر خرمیچہ لاہور  
مطبوعہ کانپور صنت من فرماتے ہیں۔

قولہ علم غیب صفت خاص ہی رب العزت کی جو عالم الغیب والاشہادہ ہے۔



جو شخص رسول خدا صلعم کو عالم الغیب کے وہ بے دین ہر اس واسطے کہ آپ کو بذریعہ وحی کے  
 اور غیب کا علم ہوتا تھا جسے علم غیب کہنا گرا ہی ہے ورنہ جمیع مخلوقات نعوذ باللہ عالم الغیب ہر  
 پر آپ۔ باعتبار تحریر ربوبی علی نفی صاحب موبوی رضا علیی نصاب شاہ حمزہ صاحب  
 کے نفی صاحب بریلوی کچھ اور ہی بن گئے خود کردہ را علاچی نیت  
 اور بقول شاہ حمزہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے۔ کہ ہے۔ کہتے۔ سور۔ بتی۔ سب۔  
 بچو کھنچو۔ بھوت۔ چہ۔ لیل۔ شیطان۔ مجنون۔ چار۔ بھنگی۔ وغیرہ وغیرہ سب مثل  
 نبی الہم صلعم اللہ علیہ وسلم کے عالم الغیب بن گئے کہ حلقہ مطلقہ عامہ فرمادیا۔ (ورنہ جمیع مخلوقات  
 نور باللہ عالم الغیب ہر) اور جمیع مخلوقات میں توحیدات۔ حیوانات۔ نباتات سب عالم  
 کے کچھ نفی صاحب ربوبی ان تینوں کو کیا کیا خطاب عطا فرماتے ہیں اور علم غیب کے بارے  
 میں احکام الہی کہیں حضرت سید المرسلین رحمۃ اللہ علیہم سے قرآن مجید فرقان حمید میں صاف  
 صاف ارشاد فرماتا ہے۔ واولا یموا سورہ النعام۔ قل اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا  
 اعلم الغیب لا اقول لکم انی ملک خزائن السمیع الا ما یوحی الی۔

ترجمہ ارشاد اللہ تعالیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ تم کہہ دو کہ محمد صلعم میں انہیں کتابوں  
 کہ میرے پاس خزانے ہیں اللہ کے کہ ان میں انہیں جانتا ہوں غیب کی بات اور زمین کہوں  
 کہ میں فرشتہ ہوں اوسے پہچانتا ہوں جو مجھ کو حکم آتا ہے۔

تفسیر عباسی میں اس آیت کریمہ کے تحت لکھا ہے۔ قل۔ یا محمد۔ لایل لکے۔ لا اقول لکم  
 عندی خزائن۔ مفاتیح خزائن اللہ۔ من الغبات والشار والطار والعذاب۔ ولا اعلم الغیب  
 من نزول العذاب الخ۔

اور تفسیر جلالین میں ہے۔ قل لکم۔ لا اقول لکم عندی خزائن اللہ التي منها یرزق۔  
 ولا اعلم الغیب۔ ما غاب عینی ولم یوح الی الخ۔

اور دوسرے مقام پر ارشاد خالق العباد ہے۔ وعندہ مفاتیح الغیب  
 لا یلی الہو۔ تیسری آیت سورہ اعراف میں ہے۔ قل لا الہ الا انفسی نفعا ولا ضررا  
 الا ما شاء اللہ لو کنت اعلم الغیب لا متاثر من الخیر وما مستی السور ان اتا اللہ شیئاً



لقوم ایومنون -

ان آیات بیانات میں علم غیب کی مطلق نفی ہے کچھ تصریح نہیں فرمائی ہے کہ علم غیب مطلق نہ تھا اضافی تھا بالذات نہ تھا صفاتی تھا خوب فرمایا جناب مولانا مولوی حکیم حاجی سید محمد برکس صاحب ابوالسنن سہسوانی حنفی قادری سلمہ اللہ تعالیٰ نے (اشعار)

خدا فرماتا ہے اپنے نبی سے جو نازل کرتے ہیں ہم پر فرمان یہ کہ دو میں نہیں ہوں عالم غیب تھا رسے مثل بندہ ہوں خدا کا میں ڈر کا فر کو مومن کو بشارت صفات اور ذات میں اُس کبریا کے نہ بخشید گا خدا مشرک کو اصلا نفاق و بدعت و کبر و حسد سے بچو بہتان سے فہیت ہی شر سے صلوٰۃ اور صوم کے پابند رہنا نہ ڈالو کچھوٹ تم آسپہین زینار	نہیں تم کہتے ہو کچھ اپنے ہی سناتے ہو خلاف کو وہ ہر آن نہیں مالک نفع نقصان کا بے نیاز وحی کرتا ہے نازل مجھ پر مولیٰ سناتے والا ہوں تا ہو ہدایت نہ سا بھی کرنا اسے بندہ خدا کے مؤکد قول ہے قرآن میں اُس کا نہ ہو دو چار ان افعال پر سے بچاؤ جان کو نابہ سفر سے نبی اللہ کا محکمہ سمجھنا ڈر و معبود ہے تبار و جبار
--	---

جو شک لاؤ گے تم حکم عیان میں  
تو ہو گے روسید دونوں جہان میں

اور تفسیر فقہ اکبر علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ مجتبائی ص ۱۵۰ سطر ۲۲ - میں ہے -  
و ذکر الخفیہ تصریحاً بالتکفیر باعتبار ان النبی صلعم لعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالیٰ - قل لا یعلم  
من فی السموات والارض الغیب الا اللہ کذا فی المسائرۃ -

اور ص ۱۵۰ سطر ۱۵ میں ہے - فالعلم بالغیب امر تقرب بہ بجانہ تعالیٰ لا سبیل الیہ  
للعباد الا بالعلم منہ والنام بطریق المعجزة والکرامۃ العلم ان الانبیاء لم یعلموا الخفیات من  
الشیء الا ما علمہ اللہ تعالیٰ حیانا



اور حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرآۃ بحقیقت مطبوعہ مصر صفحہ ۱۸

میں فرماتے ہیں۔

قولہ میں یقیناً ان نبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلم الغیب فهو کافر لان علم الغیب صفة

من صفات اللہ۔

اور جناب مولانا مولوی حکیم حاجی سید محمد بدر الحسن صاحب ابوالسنن حنفی قادر

سہ سوانی۔ ریاض العرفان علی سبیل الدیان ص ۱۶۵ میں ارقام فرماتے ہیں۔

قولہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را عالم الغیب گفتن

گویا از آیات محکمات قرآنیہ صریحہ نافیہ غیر منسوخہ انکار نمودن سنت دسکر قرآن خاص از

اسلام سنت اگر کسی حقیقہ باطلہ دارد کہ حضرت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم را وقت نزول آیات نافیہ

غیر منسوخہ علم غیب بود بعد از عطا شد ازین شبہات پیدا شدند۔ کی آنکہ آیات صریحہ نافیہ

غیر منسوخہ را منسوخ دانستہ شود و این محال است کہ انہما را ایسی ناسخہ نیست۔ یا از معانی ظاہر

و مسلم الخراف کردہ در تاویلات کوشند این کار شایعین است دوم این است کہ در صفات تاملہ

سید الانبیاء محبوب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام نقض فرمودہ شود و این سوراوی است و از ایشان

سبب اولی نمودن کفر است۔

اور جناب مولانا ابوالسنن صاحب سوانی بدر التوحید مطبوعہ نظامی عثمانیہ میں فرماتے ہیں

قولہ علم غیب خاصہ خدا کا ہے اور خاصہ شے کا وہ ہے کہ اسی میں پایا جائے غیر میں

نہ پایا جائے جیسے کہ انہی خاصہ انسان کا ہے غیر میں نہیں پائی جاتی۔ علم غیب جب خاصہ حق

کا ہوتا تو یہ خاصہ خالق مخلوق میں مستحق ہونا محال ہے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم الغیب

ہونا محال حقیقی و محال شرعی ہے۔

اور اس مسئلہ علم غیب کے بارے میں تمام اہل مکہ و مدینہ شریف بھی جناب مفتی صاحب

بریلوی کے مخالف ہیں۔ چنانچہ اشتہار مطبوعہ دارالاشترہ عبدالرحیم سائیں مکہ سے روشن ہے

و تکیہ اشتہار مطبوعہ صفحہ ۱۲۔

قول شہر۔ اس مسئلہ علم غیب میں تمام اہل مکہ ان کے مخالف ہیں الا ایک شخص



صالح کمال جو سابق مفتی تھے اور بالفعل معزول ہیں انکو اپنا کامیابی بنایا اگرچہ مسئلہ نبی اکرم ﷺ  
بالکلیہ موافقت نہ کی لیکن طرفدار ہو گئے تمام اہل مکہ کا اتفاق ہو کہ ان سے صلہ خویشی نہ کرنا  
کارروائی ہوئی اسی وجہ سے وہ انکی بہ دولت بہت بنام اور رسوا ہو گئے اور مجلس ترقی  
میں بھی بہت حیف کیے گئے۔

اب ہم مفتی صاحب بریلوی کو جو پڑھتے حضرت امین خیر خواہ امام مدنی دیتے ہیں انھوں  
حضرت مولانا مولوی حکیم حاجی سید محمد بدر الحسن ابوالحسن حقانی قادری مدنی کے صاحب

حدیث سید ابراہیم دیکھو	چھٹا بچو لا سکتا یہ مگر روایت
شریعت پر ہر ہمت قائم ہمیشہ	کہ ہو گا جس سے میرا پار وچو
نفاق و بدعت و شرک و تکبر	نہ ہوتا ان سے تم دو پار وچو
یہ سچا مسجورہ قربان رحمتیں	عیان میں آتا ہے تمہارے دیکھو
اگر بدر الحسن سے عشق کا مل	
نصرت میں جہاں سال پار دیکھو	

اب حکم تحقیق اور ریافت کرنا پڑا کہ اگر یہ مسئلہ جدیدہ بنیاد پر تو جناب مفتی صاحب  
بریلوی ضرور ثابت کریں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے عالم الغیب ہونے کا کس نظام پر قرار دیا  
خوب فرمایا حضرت مولانا وسینا ابوالحسن صاحب رحمہ اللہ انکی ساری شریعتی مسئلہ توحید و اشہدین  
قولہ اور عمدہ مفاہیج الغیب لا یمکن الا ہو۔ میں مطلق نفی ہی اور بجا خدا کا بخوانے چار  
شہین ہیں۔ اول لافنی کا جو غیر عامل ہے دوسرا لافنی کا تیسرا لافنی نہیں۔ پوچھا لافنی نہیں  
اور الا بھی چار قسم کا ہوتا ہے۔ ایک استثنا کا۔ دوسرا صفت کا۔ چوتھیں کے معنی میں کہ  
تیسرا لافنی۔ چوتھا زاید اس آئینہ کریم میں لا والہ الاموال۔ لافنی کے معنی میں کہ  
اگر جناب سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم غیب کا حق تو پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
عنا کے قلم کا علم کیوں نہ ہو جسکا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ لافنی میں وہ جو ہے۔ اور اب  
سہو کیوں ظہور میں آیا جسکی وجہ سے خیر و شر کی کائنات کو تو تباہ ہوا اور حقانیت کو طعن  
کرنے کا موقع ملا جسکے جواب میں حق جل و علی۔ ماد و ملک ربک و مالک و قرائن ہو۔



اور یہ حکم حکم کیونکر نازل ہوتا۔ سیلونک عن الساعة ايان مرئها فيم انت من ذكر الامالي ربك  
شما لم تكدت منذ من كيشا۔ اور سورہ اعراف میں ہے۔ سیلونک عن الساعة ايان مرئها  
قل انما علمنا عند ربنا انما بجليلها بوقتہا الا ہو۔

ترجمہ از شاہ عبدالقادر صاحب۔ تجھے پوچھتے ہیں قیامت سے کس وقت ہے  
اُسکا ٹھیکر تو کہہ اُسکی خبر تو میرے رب ہی کے پاس ہے وہی کھول دکھا دیکھا اُسکو۔  
اور سید ابوالحسن صاحب مارہروی نے جو معنی صاحب بریلوی کے مرشد ہیں۔  
مجمع عام میں فرمایا کہ احمد رضا خان دنیا اور مال کی محبت میں ایسا مستغرق ہے کہ دین سے  
کچھ غرض نہیں اندیشہ ہے کہیں اُسکا مصداق نہ ہو جائے عن ابی ہریرۃ قال لعن عبدلہ دنیا  
ولعن عبدلہ رحم رواہ الترمذی۔

اور حضرت سونا مولوی حکیم سید محمد بدرا حسن صاحب سہوانی نے دنیا کے

بارہ میں خوب نکتہ فرمایا ہے (نکتہ منظوم)

نکتہ بر احسن بشنو ز من حسیت دنیا با تو گویم مختصر غافل و امین زیاد حق شدن گر کسی را حسمت و جاہست ز نیستش غفلت ز احکام خدا او نہ دنیا دار شد نہ زو خرد تارک الدنیا اگر مرد گدا چون گیس ماندہ گرفتار عسل مرد مفلس گرا سیر منکرتان روز و شب باشد پریشان خستہ حال اوسوا و الوجہ فی الدارین شد با وجود جمع حسا طر گر بشر	تا بتو روشن شود حال زمین شیفتہ بودن بروی مال زر روز و شب در فکر بیم و زربہن و دزن و فرزند و دختر بہرہ و مسکند حملہ فراغت را داد عابد و زاهد و را گفتن سرود ہم بود مخلوط با حرص و ہوا بعد مژدن شد خدیشی فی اشل غافل از رزاق شد اندر جان شکر فکرتش نماید پامال در نصیبش ذلت کوین شد از رہ طاعت فرو پیچیدہ سر
--	---



مہست دنیا دار مرد ہے حیا مولوی در شان آہنا خوش گفت اہل دنیا کا فران سطلق اند اہل دنیا چہ زمین و چہ مہین	تاج نفس حراہیں و باریا فی الحقیقت گوہر معنی بسفت روز و شب در چہ حق و رقبہ حق نست اللہ علیہم اجمعین
--	---

باس در دنیا و از دنیا جدا  
دار دل مصروف در یاد خدا

اور اہلک الوہابین یہ طبعہ برلی علیٰ من ایک سوال طلبند کر کے جواب دیا کہ  
(سوال) علما دین اور مفتیان مشرع متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں ایک گورستان  
الہستہ قدیم کی قبروں کو کھود کر اپنے رہنے کے مکان بنانا موافق مذہب حنفی کے  
جائز ہے یا نہیں اور ایسا کرنے میں اہل قبر کی توہین اہانت ہوگی یا نہیں بنو اتو حیرا۔  
الجواب منہ الدایۃ الی الحق والصلوٰۃ

جاننا چاہیے کہ انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام و عامۃ مومنین الہستہ کے ساتھ  
جو قلبی عداوت فرقہ مجتہد و بابیہ کو یہی شے اور کسی فرقہ مجتہد کو نہیں دسی وجہ سے اس  
فرقہ کے اکابر مدعہ کی تصانیف و اطیس و احادیث محبوبان خدا سے بھری ہوئی ہیں  
جس کا جی جانتے وہ مٹا بخدی۔ و ملا المغیل و ملوہ۔ و ملا صدیق حسن جو پالی۔ و ملا خرمشاہ  
و ملا رشید گٹوہی وغیرہ کی تالیفات باطلہ اٹھا کر جو کچھ سوئے کہ قسم قسم کی اہانتوں سے  
تہمین منکر ان کے ایک اہانت قبور انبیاء و شہداء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام منہم و اولاد  
تاکم بقدرہ کرنا اس فرقہ کا شعار ہو گیا ہے۔

جوابہ۔ ناظرین خود ہی ملاحظہ فرمائیں گے کہ مسائل نے نصرت یہ دریافت  
کیا ہے کہ قبرستان قدیم کو کھود کر اپنے رہنے کے مکان بنانا موافق مذہب حنفی کے جائز  
ہے یا نہیں اس کے اس پر جناب مفتی صاحب بریلوی جواب دیتے ہیں کہ انبیاء و شہداء و  
اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام و عامۃ مومنین الہستہ کے ساتھ جو قلبی عداوت فرقہ مجتہد  
کو ہے اور کسی فرقہ مجتہد کو نہیں۔ یہ مسائل کے کوئے نظر سے جواب ہے جو ان سوال پر جان



از رسیان اور نہ سائل نے یہ سوال کیا ہے کہ کون کون اکابر ملا عنہ میں جو نام گنا گئے گئے  
 اور نہ یہ پوچھتا ہے کہ انکی تالیفات باطلہ اور تصانیف باطلیل اہانت مجربان خدا سے بھی  
 پڑی ہیں یا نہیں سچ ہے **۵** نصب ہو تو ایسا ہو عداوت ہو تو ایسی ہو  
 کہ سوال سائل کے متعلق کچھ جواب نہیں دیا مفتی کا یہ کام ہے کہ مستفتی کے سوال  
 کے مطابق جواب دے۔ اب دعویٰ کے ساتھ ہم کہتے ہیں کہ مفتی صاحب بریلوی  
 ثابت کریں کہ ان علماء سے دین نے اپنی کس کتاب میں ارقام فرمایا ہے کہ اہانت قبور انبیا  
 و شہداء و انبیا علیہم الصلوٰۃ و السلام کا نام برد کرنا ہمارا شعار ہے اور انبیا و شہدا  
 و اولیاء علیہم الصلوٰۃ و السلام وعالمہ مومنین اہل سنت سے ہمیں قلبی عداوت ہے ذرا اس  
 کتاب کا آٹھ پتہ تو بتا دیجئے۔

اور المآک الوہابین مطبوعہ بریلی ص ۲۵ پر ایک استفتا قلمبند کیا ہے (نقل مستقلاً)  
 کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ سطح وقت زمین کہ قبرستان کے نام سے مشہور ہے جسکی  
 ایک طرف چند پانی شکستہ قبریں پائی جاتی ہیں انکے بعدینہ سوال آمد و از کلکۃ امرتالین و از  
 کان پور بازار بنیالکچہ بابریج الآخر شریف لکھنؤ کہ عنقریب فتادی میں گذرے۔  
 چنانچہ مجیب اس فتویٰ کی باقیماذہ عبارت بھی ص ۲۳ سے نقل کرتا ہے۔  
 عبارت ۱۴۔ اور باقی ایک تہائی سطح میدان پڑا ہوا ہے اور وہاں کے عمر رسیدہ قریب  
 اسی سے سو برس تک کے بزرگوں سے تحقیق کرنے سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کے ہوش سے  
 ہم لوگوں کے جانتے ہیں کسی حصہ اس سطح زمین میں کوئی میت دفن نہیں ہوا ہے۔ اس پر  
 چند مسلمانان عالی ہمت نے اس تہائی خاص سطح زمین پر مدرسہ و کتب خانہ بنانے کے لیے  
 حاکم وقت سے درخواست کی تحقیق کرنے کے بعد کہ وہاں کوئی قبر نہیں ہے حاکم نے اجازت دی  
 ان حضرات نے مدرسہ و کتب خانہ بنانے کے لیے تمام سامان فراہم کیا ہے اس صورت  
 میں ایسے مقام پر مدرسہ و کتب خانہ بنانا درست ہے یا نہیں اور مدرسہ کی بنیاد کھودنے وقت  
 اگر احیاناً وہاں مردہ کی بوسیدہ ہڈی نکلے تو اسکا کیا حکم ہے بنیاد تو جبروا۔  
 اور صفحہ ۲۵ پر جواب ہائی مدرسہ جامع العلوم مسطور ہے۔ عبارت ۱۵۔



ایسے مقام پر کتب خانہ اور مدرسہ بنانا جائز ہے لعدم المانع اور اگر بوسیدہ ٹہری  
اتفاقی طور پر نکل آئیں تو اسکو کہیں دفن کر دے۔ وقال لزیمی ولو فی المیت وصار تراباً  
جائز دفن غیرہ فی قبرہ و زرہ والبنار علیہ اہر شامیہ ص ۵۹۹۔ واللہ اعلم الا حق محمد رشید  
مدرس دوم مدرسہ جامع العلوم۔

محمد رشید  
دو عالم زفقین

اور ص ۲۶ پر سطور ہے۔ عبارتہ۔ خلاصہ جواب چاہے مولیٰ احمد حسن صاحب صوت  
مسئلہ میں اس مقام پر کتب خانہ و مدرسہ بنانا جائز ہے اس لیے کہ یہ جگہ جب مقبرہ کے  
نام سے مشہور اور وقت ہی تو شرعاً یہ مقبرہ سمجھا جائیگا اور اس مقبرہ کے لیے یہ زمین وقت  
ہوگی اور اسکی شہرت اسکے ثبوت کے لیے دلیل کافی ہے اس لیے مختصاً۔

اور ص ۲۷ پر مرقوم ہے۔ عبارتہ۔ جواب مولوی رشید احمد گنگوہی و دیوبندیان۔  
اجواب۔ یہ جواب صحیح نہیں ہے اور محیب صاحب نے جو روایت نقل کی ہے  
اس سے بھی مدعا ثابت نہیں ہوتا۔ الحاصل اگر وہ قبرستان وقت نہیں ہے تو کچھ کلام  
نہیں اور قبرستان کو جو وقت مشہور کر دیتے ہیں یہ سب جگہ جاری نہیں اکثر جگہ دیکھا  
گیا ہے کہ گورستان وقت نہیں ہوتا اور بعد تسلیم اس بات کے کہ وہ وقتی ہے اس صورت  
میں کہ وہ ان دفن اموات کا ایک مدت دراز سے بند ہے تو اس میں دوسرا مکان وقتی بنانا  
جائز ہے لہذا مدرسہ وقتی بنانا اس گورستان میں درست ہے چنانچہ اس روایت سے واضح  
ہے عینی شرح بخاری جلد ۲ ص ۲۵۹۔ فان قلت قال ابن القاسم لو ان مقبرة من مقابر  
المسلمین عمت فبنی قوم علیہا مسجد الم اربہ ذلک باسأ و ذلک لان المقابر وقت من اوقات  
المسلمین لدفن موتائہم لا یجوز لاحد ان یملکھا فاذا درست و استغنی عن الدفن فیہا جائز صرفہا  
لی المسجد لان المسجد ایضاً وقت من اوقات المسلمین لا یجوز تملیکہ لاحد لغناہما علی ہذا واحد۔  
اور کتب فقہ میں بھی روایات جواز موجود ہیں مگر منبہ کو ہمت نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔ رشید احمد



اجواب صحیح بنابر محمود عفی عنہ

اجواب صحیح غلام رسول عفی عنہ -

جبکہ وہ مقبرہ نہایت کثرت ہو اور اس وقت دفن کرنا وہاں متروک ہو گیا ہو تو بنابر  
درست اس جگہ میں خصوصاً حصہ خالی میں درست ہو البتہ اگر وہ مقبرہ فی الحال دفن اموات  
کے کام میں آتا ہو تو کوئی اور بنائیں درست نہیں ہو قال فی المکیرۃ - و لو علی المیت  
وصار ترابا جاز دفن غیرہ فی قبرہ و زرعہ والبناء علیہ کذا فی البتین فقط واللہ تعالیٰ اعلم -  
کتبہ عزیز الرحمن عفی عنہ -

۱۳۰۴  
فتوٰ کل علی العزیز الرحیم

اجواب اللہم ہدایت الحق والصواب

۲۹۔ پر جناب مفتی صاحب بریلوی حکم لگاتے ہیں - عبارت -  
جواب اول غلط صریح اور حکم ثانی حق و صحیح اور تحریر ثالث جمل نتیجہ ہے -  
قول مجیب اجیری - جواب اول کے مطابق تحریر جناب مولوی مفتی خان صاحب  
مفتی صاحب بریلوی کے والد ماجد کی ہو چنانچہ ہدایت البریہ مطبوعہ لاہور ص ۱۱۰ میں  
فرماتے ہیں - عبارت -

جس گورستان میں قبریں باقی زمین اور ریت کا دفن کرتا مسدود ہو جائے تو  
وہاں پر دوسرا مکان دفنی جیسے مسجد مدرسہ بنانا جائز ہو -

کتبہ عجز مستی مفتی علی حنفی سنی بریلوی عفی عنہ -

۱۳۰۱  
مفتی علی حنفی سنی

خیر خواہ قوم عرض کرتا ہو کیا مفتی صاحب بریلوی کے نزدیک یہ عبارت بھی غلط ہے  
اور حکم ثالث کے مطابق مولوی رضا علیہ الصواب جناب مفتی صاحب بریلوی کے  
دادا صاحب کی تحریر ہو چنانچہ تفتہ المقلدین فارسی مطبوعہ لاہور ص ۱۱۰ میں عبارت  
دران گورستان کہ دفن اموات دران متروک باشد کسی نگران نماند و غیر آباد بود  
دران مسجد وغیرہ بنامو دن جائز است -

مفتی سنی مولانا سید محمد رفیع شاہ



بناب مفتی صاحب بریلوی کے نزدیک کیا یہ فرقہ ہے؟  
اور جناب شاہ حمزہ صاحب مارہروی جن گھر کے مفتی صاحب غلام ہیں اپنے  
ملفوظات مطبوعہ مصطفائی ص ۱۷۱ میں ارقام فرماتے ہیں۔

طالب حق ترا حق سبحانه تعالی خوش دارد و ایمان کامل بخشد و عقیدت نامه رسیده است  
گورستان که در آن فن اموات متروک است مسجدیکه برای نماز جمعه ضرورت است تعمیر باید کرد  
و مسافرخانه نیز آرا بکار افتادن چه سود و خیال بر اقوال علمای نانی که محض سنگ دنیا دید  
در هم و عبد و نیاز هستند که در باره ایشان - لعن عبد الله بنیاد لعن عبد الله هم ناطق است  
راست فرمود بر آن زمین باید نمود

واعطاف کین جلوه بر خراب میسر میکنند

سب لعباد بخند و امان دارا و بجزست ازین مآله الامجاد - کتبہ عالیہ شاہ حمزہ دارہ مروی عفی عنہ -  
اور جناب مولانا الحاج مولوی حکیم حاجی سید بدر الحسن صاحب ابوالسنن حنفی قادری  
بیکاتی سسوانی - مفتی صاحب کے پیر بھائی - مجموعہ فتاویٰ مطبوعہ شعلہ طور کا بنور ص ۱۱۵  
سطح الامین اقام فرماتے ہیں -

در گورستان کهنه وقفی و افتاده که در این انهدا دوزخ اموات از عرصه دراز شده باشد  
عمارت وقفی همچو مدرسه و مسجد و مسافر خانه و غیره یا ساختن بازارست یا خرید و فروش و وقفی تعمیر  
مساجد و غیره و اگر کسی بشهر میداند که در گورستان اگر چه فدا شده و بیگار باشد در بخشش  
باقی ماند از مسجد و مسافر خانه و مدرسه یا نه است و خواهد بود بر این اعتقاد و شاید در دیگر امین  
مقاله در این است اگر چنان بودی بر زمین گورستان مسجدی مکانی عامه نه این که برای ائران باشد  
یا برای ثانی نه که عرفا آنرا مجلس خیر میگویند نه ساختن خانه و غیره و چون گیر و دلی بر بی و بدایین نام  
در دوزخ و عرصه دراز و بیاد و بیگار و غیره اختصاص دهد و اینها کما فی اعتبار الیه

محمد بن عبد الله بن محمد بن  
عبد الله بن عبد الله بن عبد الله بن  
عبد الله بن عبد الله بن عبد الله بن



اب بقول جناب مفتی صاحب بریلوی کے یہ دونوں تحریریں ہیں قبیح ٹھہریں۔  
 یہ مطابق ان تحریروں کے مفتی صاحب کچھ اور بن گئے سہ ہر رسولان بلوغ باشند ہوں  
 جناب مفتی صاحب کے فتویٰ کے مطابق ان کے معتقدوں اور ہم مذہبوں کی  
 اولاد کا ولد الزنا ہونا ملاحظہ ہو۔

پہلے خود ہی ایک فتویٰ تحریر فرمایا اور پھر آپ ہی مفتی بن گئے اس فتویٰ کی اصل  
 حقیقت یہ ہے کہ بریلی میں حافظ عبد اللہ صاحب کا نکاح مفتی صاحب کی مریدہ سے قرار  
 پایا تھا جو حضرت مولانا الحاج مولوی محمد رشید احمد صاحب محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے  
 مرید ہیں اس پر فتویٰ دیا گیا عبارت استفتاء ازالۃ العار مطبوعہ بریلی ص ۱۷ - (ستہفتا)  
 کیا فرماتے ہیں علمای دین و حامیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک عورت سنیہ  
 حنفیہ جبکہ باپ بھی سنی حنفی ہے اس کا نکاح ایک غیر مقلد وہابی سے کر دینا جائز ہے یا ممنوع  
 اس میں شرعاً گناہ ہوگا یا نہیں بینوا توجروا۔

الجواب من جناب مفتی صاحب بریلوی

فی الواقع صورت مستقرہ میں وہ نکاح یا تو شرعاً محض باطل و زنا ہے یا ممنوع گناہ  
 اور اولاد ولد الزنا ہوگی۔

جواب ہے۔ جناب مفتی صاحب نے جواب میں چار الفاظ متعددہ لکھے ہیں۔ باطل۔ و زنا  
 یا ممنوع۔ و گناہ۔ اور یہ تحریر فرمایا کہ باہم ان چاروں میں کوئی نسبت ہے اور مشاققت  
 کی تعریف کیا ہے اور فیہ زنا اس کے تحت میں ہے یا نہیں اور عبارت سوال میں زنا کا  
 یہ تک نہیں ہے اور سائل کہتا ہے کہ جائز ہے یا نہیں۔ اس کا جواب یہ ہوتا کہ جائز ہے  
 یا ناجائز اس وجہ اور اس دلیل سے اس کا یہ سوال نہ تھا کہ لفظ باطل و زنا کو معطوف  
 معطوفتہ علیہ اور لفظ ممنوع و گناہ کو لفظ یا کے ساتھ معطوف و معطوف علیہ قرار دیکر حکماً  
 و معناً ایک لکھ دو۔ اب ہم جناب مفتی صاحب سے خود بانہ دریافت کرتے ہیں کہ اگرچہ  
 اس فتویٰ کے مطابق جناب مولانا الحاج محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے معتقدوں و  
 شاگردوں کے ساتھ جو شخص آپ کے معتقدوں میں سے اپنی و شر کا نکاح کر دے



وہ محض باطل و زنا ہی یا ممنوع و گناہ اس کلیہ مطلقہ کی رو سے منصب سہسوان ضلع بدایون  
میں چودھری محلہ والوں نے جو آپ کے نزدیک سنی حنفی اور آپ کے معتقد ہیں اپنی دختر کی  
شادی مولوی محمود حسن صاحب مدرس مدرسہ پادشاہی مسجد مراد آباد ساکن سہسوان محلہ  
سیت اللہ گنج کے ساتھ کر دی ہے اس صورت میں وہ نکاح کیا باطل و زنا یا ممنوع و گناہ یا  
اور اولاد کیسی قرار دی جائیگی اور مولوی شاہ عبد الصمد صاحب سہسوانی کی دختر نیک اختر کا  
نکاح منشی سرچ حسن صاحب سہسوانی سے ہوا ہے جو بقول آپ کے وہابی غیر مقلد ہی تھیں  
اگر کفر نباشد اب یہ نکاح ہوا یا محض زنا و باطل یا ممنوع و گناہ رہا اور اولاد اس دختر سنیہ  
حنفیہ کی جسکا باپ صدر مجلس علمائے اہلسنت ہے کیا قرار دی جائیگی جس شخص کے بارہ میں  
خود جناب مفتی صاحب پرملوی۔ سرگزشت و اجرائی ندوہ۔ مطبوعہ نادری واقع بانسلی  
نمبر ۱۶۱ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

والا جناب حامی سنت حاجی بدست مولانا مولوی حافظ حاجی سید شاہ محمد عبد الصمد  
نقوی مودودی حنفی سہسوانی نظامی مخبری صدر مجلس علمائے اہل سنت۔  
اور نواب معشوق علی خاں صاحب رئیس اعظم سہسوان بدایون حنفی کی ہمیشہ سنیہ حنفیہ کا  
نکاح جناب میر مظہر علی صاحب ڈپٹی کلکٹر اور رئیس اعظم منصب سہسوان محمدی سے ہوا ہے  
جو بقول مفتی صاحب کے وہابیوں کے سردار ہیں اب یہ نکاح کیا محض باطل و زنا یا  
ممنوع و گناہ رہا اور اولاد کیسی قرار دی جائیگی۔

اور حکیم مولوی سید محمود عالم صاحب سہسوانی حنفی فضل رحمانی کی بھانجی سنیہ حنفیہ  
جسکا باپ بھی سنی حنفی تھا اسکا نکاح جناب مولانا مولوی حکیم حاجی محمد بشیر صاحب سہسوانی  
محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند مولوی محمد سے ہوا ہے جو بقول آپ کے وہابی غیر مقلد  
بلکہ وہابی و غیر مقلد گر ہیں اب یہ نکاح کیا باطل و زنا یا ممنوع و گناہ رہا اور اولاد کیسی  
قرار دی جائے گی۔

اور سہسوان چودھری محلہ والوں نے جو بقول آپ کے سنی حنفی ہیں اپنی دختر سنیہ  
حنفیہ کا نکاح منشی حکیم عبدالرشید طو الاسلام خسر پورہ جناب مولانا مولوی حکیم محمد بشیر صاحب



محدث مسوانی کے ساتھ کر دیا ہے جو قبولِ آپ کے دیہاتی غیر مقلد ہوا اب یہ کالج کیا محض باطل  
و زمانہ ممنوع و گناہ رہا اور اولاد کیسے بچا رہا۔

خوب فرمایا ہے ضیہ زمن مقبول بارگاہ ذوالنورین مخدومنا علما و علما کرامنا و فضلاء  
حضرت مولانا الحاج حکیم مولوی سید محمد بدر الحسن صاحب ابوالسنن حنفی قادری مسوانی  
رحمہم اللہ العزیز نے۔ سچے ناول مطبوعہ لاہور ص ۱۱۰ میں۔ عبارت۔

القاق زمانہ سے یہ خاتم اسلام ایک مقام ضلالت انصاف میں وارد ہوا وہاں پر ابن  
الزور والریا سے مٹ بھڑم گئی اس عاجز نے پوچھا۔ حضور کا اسم مبارک۔ بڑے بڑے  
و غمزے سے فرمایا کہ میرا نام ہے عبدالہوی اور کنیت ہے ابوالحننا۔ میرے چلیون میں ک  
بعض ضلالت آپ یادہ گوئی میں لا جواب عیاری میں انتخاب ملک جہالت کے  
نواب خانہ خراب ہیں۔

بعض حامی بدعت ماحی سنت شرارت آپ علی القاب امام الاذنا ابوالمرتد شیطان  
ابدکان علیہ باطلہ منجانب اللہ ہیں۔

بعض شقی ازلی ضلالت متلی مفتی مفسدین امام المشرکین کینا ابوالشر۔ صورتنا بشر۔ مخلوق بشر  
فامثل بے سر خندلیم اللہ المقتدر الی بوجہ پھشت و پھشت ہیں۔

بعض ماحی مؤمنین اشر فی الدین غلام ریائی۔ رفیق زبانی۔ محبت زبانی۔ وضعا زبانی  
صدفانی حامی فواہی۔ باخی ازاد و امر الہی۔ حدیث فرمان رسالت پناہی ہیں۔

بعض فامثل بے سر و شرف بے دھم و شریعت بے قاورای مشدودہ۔ حامد الاشر  
لا مثل لہ فی الریار و الاشرین۔

بعض عظیم اوجشت امام الشیطنیت نظام خباثت مصدر ضلالت جناب منہ نالا  
ابو جہل صاحب کفیل من الانل و فی الکاسدین اجل مفسد اکمل ہیں۔

بعدہ خادیم اسلام نے دریافت کیا کہ آپ کا اشر قیام کس جگہ رہتا ہے فرمایا کہ دین کو  
پہل سے۔ رات کو مگھٹ میں۔ پھر عرض کیا کہ اس شہر کا نام کیا ہے جہاں پر ایسے  
ایسے لوگ رہتے ہیں۔ فرمایا کہ اسکو ضلالت مگر عرف کفر آباد کہتے ہیں حقیقتہ اسکا وہ نام ہے



جسمین حریف علت کمر آ یا ہر جو مضحکہ کے نزدیک انقل ہو اور مکاروں کی جان  
 عیاروں کا دل ہر بیان مفسدوں حاسدوں مشرکوں بے دینوں کا دل ہر جسمین  
 بہتان اور کذب کی دلدل ہو۔ اس شہر کا وہ ہم ناپاک ہر جسمین بقاعدہ تجنیس خطی  
 دو جانوروں کا نام پیدا ہوتا ہر جسمین سے ایک حلال دوسرا حرام اور بقاعدہ دیگر دو  
 حرام ایسے ایسے حالات سنگریزی زبان سے حادثا حول ولا قوۃ الا باللہ جو نکل گیا  
 اسی وقت عبد ہوا۔ ہوا ہو گئے۔ پیل تے جا پھٹے۔ باقی آئندہ۔  
 اور اخبار دہلی گزٹ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۸۰ء جلد المبرمہ صفحہ ۷ میں جناب  
 ابوالنظر حکیم محمد اختر حسن صاحب اختر سہسوانی نے خوب فرمایا ہے۔

(عبد ہوا۔ اور زندہ خدا کی گفتگو)

عبد ہوا۔ ہماری ہی دنیا میں پوچھ گچھ ہے اور جہان میں سکھ جا ہوا ہر شخص  
 ہمارا ہی دم بھرتا ہے سب کو نادان بنا دیا زبان حال سے یہی کہہ رہے ہیں درم  
 نا خریدہ غلام تو ایم۔  
 موم کی ناک میں جدھر جا یا پھیر دیا ہمارے بہت سے طائفے ہیں جیسے متان  
 مشرک۔ زانی۔ مشرانی۔ چور۔ بد معاش۔ بچے۔ گندھے۔ مراٹی۔ و سوا سی۔  
 خناسی۔ وغیرہ وغیرہ تمھارے ساتھی دو چار ہیں۔ کوئی پوچھتا بھی نہیں ہے کہ  
 کس کھیت کے بھوسے ہو اور ہم خوب دندائے ہیں مشکل گاتے ہیں انانیت کی ہوا  
 بچاتے ہیں۔ حرام و حلال سب ہے ہر دین و اسلام ہمارے نزدیک گپ شب ہے۔  
 بندہ خدا۔ ہمارا دین میں ڈنکا بچ رہا ہے ہم معبود حقیقی کے پیارے حبیب  
 کبریا کے دولاہے فلک اسلام کے ستارے ہیں۔ احکام الہامین ہیں تمام  
 جہان کو پیدا کیا ہمارا مالک و روارث ہے۔ سرور عالم خیر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور جمیع انبیاء و مرسلین ملائکہ مقربین خلفاء و راشدین ائمہ مجتہدین ہمارے سردار ہیں  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اور تمام اولیائی کرام و علمای انام و صلحا و زہاد و فوہد و الابرار



ہمارے ساتھی ہیں اور دنیا میں غذائے پاکیزہ و مقامات مقدسہ و نواکھات لذیذہ ہمارے  
 واسطے ہیں اور آخرت میں جنت حور و غلمان۔ طرح طرح کے میوے اور کوثر۔ سلسبیل۔  
 گوشت مشوی۔ شراب ظہور وغیرہ وغیرہ ہمارے ہی لیے موجود۔ دیدار الہی ہمارے  
 واسطے موجود۔ بادشاہ انصاف نے جب یہ تقریر سنی تو مسکرا کر فرمایا کہ تم اس عید ناری  
 نافرمان باری کے کیوں منہ لگے ہو یہ منافق ہو جسکے بارہ مین احکم الحاکمین ان لمناہن  
 فی الدربک الا سفلان من النار۔ فرماتا ہے۔ اور تم مومن ہو جسکی شان میں۔ قد اطلع المومنون۔  
 ناطق ہو۔ تم پہنچی ہو یہ دوزخی ہو جو باہم متضاد ہیں۔ اور اجتماع صدیقین محال ہو اور  
 اس طرح ارشاد خالق عباد ہو۔ لایستوی اصحاب النار و اصحاب الجنة صحاب  
 الجنة ہم القارون۔ باقی آئندہ۔

الراحم الاثم ابو النضر  
 محمد اختر حسن اختر غفرہ اللہ المقدر  
 سہسوانی۔

اور لکھتے الشہادۃ علی کفریات ابی اویاہیم۔ مطبوعہ بریلی ضلع پر جناب مفتی صاحب  
 بریلوی حضرت فاضل جہیل عالم نبیل مقبول بارگاہ جلیل مولانا مولوی محمد سمیع صاحب  
 شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارہ مین فرماتے ہیں۔ (عبارتہ)۔  
 پہلے انکا وہ اقرار ہی کفر نقل کروں پھر بطور نمونہ صرف نشر کفریات انکے اور لکھوں  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ختم دنیا کا حال ارشاد فرمایا ہے کہ  
 زمانہ فنا ہوگا جب تک لات عزی کی پھر پرستش نہ ہو اور وہ یون ہوگی کہ اللہ تعالیٰ  
 ایک پاکیزہ مہیا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھا لے گی جس کے دل میں رائی  
 کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ اٹھا لیا جائیگا جب زمین میں نہ رہے کافر رہ جائیں گے پھر  
 ہون کی بوجاہہ ستور جاری ہو جائے گی۔

قول شہید۔ ناظرین نظر انصاف ڈالنے والے ذرا اس عبارت مفتی صاحب  
 بریلوی کو ملحوظ خاطر رکھیں۔ اور آگے اسی صفحہ پر حضرت مولانا صاحب شہید دہلوی



جسمین حرف علت کمر آ یا ہو جو فضیحا کے نزدیک اتقل ہو اور مکاروں کی جان  
 عیاروں کا دل ہو یہاں مفسدون حاسدون مشرکوں بے دینوں کا دل ہو۔ جسمین  
 بہتان اور کذب کی دلدل ہو۔ اس شہر کا وہ ہم ناپاک ہو جسمین بقاعدہ مجنہیں خطی  
 دو جانوروں کا نام پیدا ہوتا ہو جسمین سے ایک حلال دوسرا حرام اور بقاعدہ دیگر دو  
 حرام۔ ایسے ایسے حالات سن کر میری زبان سے عادتاً حول ولا قوۃ الا باللہ جو نکل گیا  
 اسی وقت عبد ہوا۔ ہوا ہو گئے۔ پیل تلے جا چھپے۔ باقی آئندہ۔  
 اور اخبار دہلی گزٹ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۱۰ء جلد المہرہ ۲ صفحہ ۷ میں ہے  
 ابو النضر حکیم محمد اختر حسن صاحب اختر سہسوانی نے خوب فرمایا ہو۔

(عبد ہوا۔ اور زندہ خدا کی گفتگو)

عبد ہوا۔ ہماری ہی دنیا میں پوچھ گچھ ہو اور جہان میں سکھ جا ہوا ہو ہر شخص  
 ہمارا ہی دم بھرتا ہو سب کو نادان بنا دیا زبان حال سے یہی کہہ رہے ہیں درم  
 نا خریدہ غلام تو ایم۔  
 سوم کی ناک میں جدھر جایا پھیر دیا ہمارے بہت سے طائفے ہیں جیسے منافق  
 مشرک۔ زانی۔ شرابی۔ چور۔ بد معاش۔ بچے۔ گندے۔ مراٹی۔ وسواسی۔  
 خناسی۔ وغیرہ وغیرہ تمھارے ساتھی دو چار ہیں۔ کوئی پوچھتا بھی نہیں ہے کہ  
 کس کھیت کے بھوے ہو اور ہم خوب دندائے ہیں مشکل گاتے ہیں انانیت کی حوا  
 بجاتے ہیں۔ حرام و حلال سب ہے ہر دین و اسلام ہمارے نزدیک گپ شب ہو  
 بندہ خدا۔ ہمارا دین میں ڈنکا بج رہا ہو ہم معبود حقیقی کے پیارے حبیب  
 کبریا کے دولاہے فلک اسلام کے ستارے ہیں۔ احکام الہامین جس نے تمام  
 جہان کو پیدا کیا ہمارا مالک اور وارث ہو۔ سرور عالم خیر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور جمیع انبیاء و مرسلین ملائکہ مقربین خلفاء راشدین ائمہ مجتہدین ہمارے سردار ہیں  
 یعنی اللہ تعالیٰ اعظم۔ اور تمام اولیای کرام و علمای انام و صلی و زما و ذوالیہ و الامت



رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت نقل فرماتے ہیں - (عبارتہ -)  
 تقویۃ الایمان مطبع فاروقی دہلی ۱۳۹۳ھ ص ۱۱۷ پھر یہ حدیث بحوالہ مشکوٰۃ نقل  
 کی اور خود اسکا ترجمہ کیا - کہ پھر بھیجگا اللہ ایک باؤ اچھی سو جان نکال لنگی جس کے  
 دل میں ہوگا ایک رائی کے دانے برابر ایمان سورہ جائن گے وہی لوگ کہ جنہیں  
 کچھ بھلائی نہیں سو پھر جاوین گے اپنے باپ دادون کے دین پر -

حنور اقباس صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے یہ بھی صراحتہ فرمادیا تھا کہ وہ جو خروج  
 دجال لعین و نزول عیسیٰ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد لنگی تقویۃ الایمان میں حدیث  
 کے یہ لفظ بھی خود ہی نقل کیے اور اسکا ترجمہ کیا ہے نکلیگا دجال سو بھیجگا اللہ  
 عیسے جیسے مریم کو سو وہ ڈھونڈ لگے گا اسکو پھر تباہ کر دیگا اسکو پھر بھیجگا اللہ ایک ٹوٹھڈی  
 شام کی طرف سے سوتہ باقی رہے گا زمین پر کوئی کہ اس کے دلیق وہ بھی ایمان ہو کہ کہ مار ڈالے گا  
 قول مجیب - اہل ایمان احقاق حق فرماوین کہ اس عبارت میں حضرت مولانا صاحب  
 شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے کونسا لفظ اقراری کفر پر دال ہے جسکو مفتی صاحب اقراری  
 کفر سے تعبیر کیا - نعوذ باللہ من ذلک اگر یہ عبارت حضرت مولانا صاحب مرحوم کی اقراری  
 کفر پر مؤید ہے تو خود مفتی صاحب بریلوی بھی جو اس عبارت کے نقال ہیں بقول خود اقراری  
 کفر کے مصداق ہیں کہ وہی عبارت ہو جو خود بھی نقل کی ہے اگر حدیث شریف کا ترجمہ اقراری کفر  
 ہے تو پھر اسلام کی بھیج دنیا دہی کٹی جاتی ہے - اور اسی ص ۱۱۷ پر مفتی صاحب فرماتے ہیں -  
 ہا این ہمہ حدیث مذکور لکھ کر اسی صفحہ پر صاف لکھ دیا -

سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا -

اب نہ خروج دجال کی حاجت رہی نہ نزول مسیح کی ضرورت بلکہ ان کے نصیبوں سے  
 وہ ہوا بھی چل گئی تمام مسلمانوں کے کافر مشرک بنانے کے لیے ختم دنیا کی حدیث صاف  
 صاف اپنے زمانہ موجودہ پر جہادی اور کچھ پرواہ نہ کی کہ جب یہ وہی زمانہ ہے جسکی اس حدیث  
 نے خبر دی اور وہ ہوا چل چکی اور جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان تھا مگر کیا اب تمام  
 دنیا میں ترے کافر ہی کافر رہ گئے تو یہ شخص خود اور اسکے سارے پیرو کیا دنیا کے



پردہ سے الگ بستے ہیں یہ خود اپنے اقرار سے ٹھیک کا فر کے بت پرست ہیں یہ خود ان کا اقرار ہی کفر تھا۔

قول مجیب۔ مفتی صاحب بریلوی نے عبارت میں حضرت مولانا صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کے تحریف کر دی ہے۔ اصل میں تقویۃ الایمان مطبوعہ مصطفائی میں یہ عبارت اس طرح پر مرقوم ہے۔

سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوگا۔

مفتی صاحب نے بجائے لفظ ہوگا کے محض اعتراض کرنے کی غرض سے ہوا بنا دیا اور صحت پر یہ سب عبارت جناب مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اس طرح نقل کی ہے۔ پھر ایک باؤ شام کی طرف سے سوئے رہیگا کوئی کہ اُس کے دل میں ذرہ بھرا ایمان ہو۔ سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا۔

قول مجیب۔ اس عبارت میں سے یہ الفاظ بھیجیگا۔ اللہ۔ ٹھنڈی۔ کم کر دے اور لفظ باقی بھی اوڑا دیا۔ اور لفظ زمین کو بھی نکال ڈالا۔ اس سے ملائکہ حورو و علمان مخلوق ارضی و سماوی سب کی نفی کر دے اور صحت میں جناب مفتی صاحب بریلوی جو اعلیٰ حضرت یعنی بڑے حضرت ہیں فرماتے ہیں۔ (عبارت) کفر یہ ۲۳ تقویۃ الایمان ص ۱۰ جتنے پیغمبر آئے ہیں سو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو ماننے اسکے سوا کسی کو نہ مانے۔

قول مفتی صاحب بطور اعتراض۔

بیان انبیاء و ملائکہ و قیامت و جنت و نار و غیرہ تمام ایمانیات کا صاف انکار کر دیا اور اس کا اقرار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر رکھ دیا یہ کفر یہ بھی صدم کفریات کا مجموعہ ہے۔ جواب۔ جناب مولانا صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت تقویۃ الایمان مطبوعہ مصطفائی میں اس طرح پر منقول ہے۔

جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی حکم لائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو معبود ماننے اسکے سوا کسی کو معبود نہ جانے۔



جناب مفتی صاحب نے مہجود کا لفظ عبارت ہذا سے نکال دیا اگر انشاء اللہ اور ایمان کی  
 ممکنوں سے دیکھا جائے تو اسلام کا واردہ اس پر بھی چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے واللہ  
 لا الہ الا ہواحی القیوم اور انما الکلم الہ واحد۔ الیٰک نعبد۔ قل ہواللہ احد۔ اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ  
 محمد رسول اللہ اور کلمہ شہادت اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اور سب تکبیر اللہم و تعالیٰ  
 وتبارک اسمک تعالیٰ عبدک ولا الہ غیرک۔ اگر اسکا تمام اللہ اور رسول پر اختصار ہو تو بھی جناب  
 مفتی صاحب ہی بتا دیں کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کس واسطے مبعوث ہوئے اللہ  
 قرآن مجید و فرقان حمید خداے تعالیٰ نے کیوں نازل فرمایا۔ اور یہ کیسے معلوم ہوا کہ  
 حضرت مولانا صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کو انبیاء و ملائکہ و قیامت وغیرہ سے انکار ہے  
 اس عبارت میں ان سب کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر ایسے مقام پر ان  
 سب کے ذکر نہ کرنا کا نام کفر ہے تو یہ بات دوسرے کچھ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود  
 آیات مذکورہ میں اسکا ذکر تک نہیں فرمایا ہے اور نہ سبحانک اللہم اور سورہ فاتحہ اور  
 قل ہواللہ شریف اور التحیات اور دعائے قنوت اور کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت میں اسکا  
 ذکر ہے جو جز و صلوة اور رکن ایمان ہے۔ کوئی صاحب یہ نہ سمجھ جائیں کہ یہ مولوں اور  
 فرشتوں وغیرہ پر یقین کرنا ایمان میں داخل نہیں ہے ضرور ایمان میں داخل ہے  
 مگر ہر سخن و رفتے و ہر نکتہ مکاشفہ دارد

ہر حکم کا ایک مقام خاص ہوتا ہے عبادت کے مقام پر ان سب کے شامل  
 کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس واسطے کہ ایک بعد فرمان واجب الافرکان ہے۔  
 ورنہ رکن صلوة اور جز و نماز ضرور قرار پاتا اور کوئی دعا اور سورت اس سے  
 خالی نہ ہوتی۔

اور ص ۲۹ میں جناب مفتی صاحب بریلوی جناب مولانا صاحب شہید رحمۃ اللہ  
 علیہ کی اس عبارت کو کفریہ کے ساتھ تعبیر کر کے فرماتے ہیں۔  
 قولہ۔ کفریہ ۲۲ تقویۃ الایمان ص ۲۹۔

ہمارا حب خالق اللہ ہے اور اس نے ہمارے لیے ہر چیز کو چاہیہ کہ اپنے



ہر کاموں پر اسی کو پکارین اور کسی سے ہمو کیا کام ہو جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہو دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں کھتا اور کسی چوہے سے چھار کا تو ذکر کیا ہو۔

اب مفتی صاحب اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ (عبارتہ)  
مسلمانوں ایمان سے کتنا حضرات انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ایسے نام ایک ملعون الفاظ کسی ایسے کی زبان سے نکل سکتے ہیں جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہو۔

جواب یہ۔ بیشک جناب مفتی صاحب بریلوی کے زبان اور قلم دونوں سے نکلتے ہیں حضرات ناظرین خود نظر انصاف سے پرکھ لیں گے کہ جناب مولانا صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس عبارت میں علانیہ کیا اشارتاً بھی حضرات انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نسبت کچھ ارقام نہیں فرمایا ہو صاف صاف توحید کی تعلیم دی ہو اور جناب مولانا صاحب مرحوم کا یہ جملہ (اور کسی سے ہمو کیا کام)

واللہ اعلم۔ کلام اصل ہی اور لفظ کسی سے انبیاء اور اولیاء مراد لینا بے دینی پر محمول اور لفظ چوہے سے چار کا ترجمہ کسی اہل لغت نے انبیاء و اولیاء نہیں کیا ہے۔ جناب مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اُن لوگوں کی نسبت لکھا ہو جو لونا چاری اور کلوا بر۔ اور ہوانی و کالی وغیرہ وغیرہ کے ماننے والے ہیں اور چوہے و چار کا لفظ تحریف کر کے دفع دخل مقدر کر دیا تاکہ کسی کو کچھ اور شبہ نہ ہو۔ لیکن مفتی صاحب نے انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اس کا مصداق بنالیا۔ اور علانیہ چوہے و چار لکھ دیا اگر کوئی شخص کہے کہ چار کو بھلاؤ۔ یا چوہے کو لے آؤ تو کیا اس سے مراد انبیاء و اولیاء ہونگے ہرگز مرگز نہیں۔

اور صلی اللہ علیہ وسلم پر جناب مفتی صاحب فرماتے ہیں۔ عبارتہ۔  
خاتم النبیین نے رسول و قرآن کو چھوڑ کر اپنے برتاؤ سے اسمعیل کو نبی کریم بلکہ زکریا اور اس کے کلام کو قرآن عظیم کہہ دیا بنالیا ہو ایسے محل پر کوئی ادسے کا فرزند ملعون



یعنی خاطر محض تبارک اولیٰ لکھے تو کیوں آپ کو بڑا ملے۔  
 جواب۔ اہلسنت و الجماعت کو یہ سب ادبی ضرورت ہی ملے گی کہ آپ نے اپنی عبارت  
 مرفوعہ بالا میں حضرت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان ارفع میں محض لفظ  
 رسول۔ اور قرآن مجید کی شان اقدس میں صرف لفظ قرآن۔ قلمبند کیا ہے۔ آپ پر  
 لازم ہے کہ گروہ اہلسنت و الجماعت کا رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن عظیم  
 کو چھوڑنا اور حضرت مولانا صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کو نبی کریم بلکہ اُن سے زائد اور اعلیٰ  
 کلام کو قرآن عظیم بلکہ اُس سے ازید بنانا ثابت کریں۔

اور صفحہ ۱۸ میں مفتی صاحب فرماتے ہیں۔ عبارت۔

ثانیاً سرکار اگر انصاف کی نگاہ سے دیکھیں گے تو تقویۃ الایمان کے ساتھ  
 حضرات وہابیہ اسمعیلیہ کی یہی حالت ہو انکی نگاہ میں قرآن عظیم سے کمین زیادہ  
 اُسکی عزت و وقعت ہو کوئی نصرانی قرآن پر اعتراض بکے اُسے سین گے عقل و ہوش کے  
 ساتھ جواب دین گے اور کسی سنی نے تقویۃ الایمان پر اعتراض کا نام لیا اور بدن  
 میں آگ لگ گئی پھر جامے سے باہر اور انصاف و خرد سے بیگانہ و بخیل۔

جواب۔ جناب مفتی صاحب نے حضرات وہابیہ اسمعیلیہ کی برکت سے اس  
 جملہ میں قرآن عظیم قلمبند کیا ہے اس سے حضرت مولانا صاحب شہید کی کرامت ظہر  
 من الشمس ہو کہ اُنکے اسم گرامی کی وجہ سے اسی جملہ میں قرآن مجید کی تعظیم کی ہو۔ اور  
 لفظ نصرانی کا یہ اثر ہوا کہ اُسکے بعد قرآن مجید کی صفت کو اوڑا دیا محض لفظ قرآن ہی  
 اکتفا کیا۔ اور ہم نے بقول آپ کے انصاف کی نگاہ سے دیکھا حضرات وہابیہ اسمعیلیہ  
 یعنی اہل حدیث اور دیوبندی کی تقویۃ الایمان کے ساتھ یہ حالت نہیں ہے کہ اُن کی  
 نگاہ میں بقول آپ کے قرآن عظیم سے کمین زیادہ اُسکی عزت و وقعت ہے بلکہ  
 قرآن عظیم کے برابر بھی نہیں جانتے ہیں۔ اور بقول آپ کے نصرانی قرآن پر اعتراض  
 بکے اُسے سین گے عقل و ہوش کے ساتھ جواب دین گے تاکہ احقاق حق اور ابطال  
 باطل کر سکیں اس واسطے کہ یہ امر بغیر عقل و ہوش کے محال ہے سرکار چند خانگی



گپ اور بریلی کے پاگل خانہ کے پاگلوں کی بڑ۔ اور سادہ ہو بچہ کی ٹرسے کام نہیں چلتا ہر  
اسکا نام مناظرہ جو قصہ و کہانی اور من مانی نہیں ہر بے عقل و ہوش کے جواب دینا  
آپ کو مبارک ہو۔ اور کوئی سستی یعنی اہل سنت و اجماعت میں سے تقویۃ الایمان پر  
اعتراف کرے گا تو ضرور غصہ آئے گا کہ سستی ہو کر اس کے بدن میں بقول آپ کے  
تقویۃ الایمان سے کیوں آگ لگ گئی کیوں جائے سے باہر ہو گیا اور انصاف و  
خرد سے بیگانہ و بچر۔

ہم اس محل پر ایک مثال پیش کرتے ہیں مگر حقوڑا سا مقلوب محل رکا رہو  
ورنہ افہام و تفہیم دشوار ہے۔ اگر آپ کو آپ کا مرید خاص اور فرزند ارجمند گالیان  
دے تو تمہارا بھائی نصرانی یہودی کے زیادہ ناگوار ہو گا اس وقت بقول آپ کے بدن میں  
آگ لگ جائیگی۔ یا جائے سے باہر ہو جائیں گے اور انصاف و خرد سے بیگانہ و بچر  
اور جناب سنی صاحب بریلوی صلی علیہ وسلم پر ارقام فرماتے ہیں۔ عبارت۔  
تمہارا بھائی نصرانی بھائی نصرانی کے برائے کی بات نہیں ہر مثال سمجھنے کے لیے  
عرصہ کوتاہیوں اگر کوئی بے تہذیب شخص سر بازار مثلاً کوگرھے کا بچہ۔ کتے کا  
بچہ۔ سور کا بچہ۔ کھر کا بچہ تو وہاں ہی پیش و پس سوچا جائیگا کہ دیکھنا چاہیے  
تاکمل کی نیت میں تخیل منطوقہ ہی یا نہیں۔

جواب۔ چونکہ آپ نے دو ہائی دیکر اور بھائی نصرانی مثلاً نصرانی لکھکر ہم کو  
بجور کیا لہذا ہم بھائی نصرانی کرتے ہیں۔ کہ حضرت مولانا صاحب شہید رحمۃ اللہ  
علیہ نے اشارتاً بھی تخیل نہیں کی جبکہ ہم مفصلاً ثابت و ظاہر کر چکے ہیں البتہ آپ ہی  
بے تہذیب اور بازاری شخص بن گئے اس واسطے کہ جن الفاظ کو خود ہی بے تہذیب  
شخص اور بازاری کی طرف منسوب کیا ہے وہی الفاظ آپ نے جمع کر کے مشتہر کئے  
خود کردہ را علاقے نیست

ہمارے نزدیک مثلاً بھی ایسے الفاظ جو بے تہذیب اور بازاری شخص  
کے زبان زد ہوں لکھنا شرافت اور فضیلت کے خلاف ہے اور فقہار جمہم اللہ تعالیٰ



نے اس قسم کے الفاظ مثلاً بھی کسی مقام پر ارقام نہیں فرماتے ہیں۔ اور حضور کو تین  
نقطے کی بات ہے۔ مگر کسی خاص وجہ سے بڑے بڑے لکھتے ہیں تو اسے اس میں نہ لکھتے  
احمد رضا خان۔ اور اسے وادع صاحب کے تمام اقدس رضا علی۔ اور اسے فرزند  
ارجمند کے نام نامی۔ صاحب عثمان خان۔ بہت یہ تین اور اذین۔ اور یہ بقول اسے اپنے ان  
تین کی بدولت اسے صاحب قلم فرمودہ بالاسے مستحق ہو جائیں گے اس واسطے کہ تین نقطے  
دیکری گدے کا بیکہ لکھنے کا پتا۔ شور کا جتا۔ ارقام فرمایا ہے۔ اور مجھے اس امر کی بھی  
حیرت ہے کہ تین نقطے غیر ذی روح ہیں اور صفات مذکورہ کا اطلاق اسی روح  
کیلئے مسلم ہے آپ نے غیر ذی روح کے لیے کیسے مخصوص کر دیا۔ اور اگر تین نقطوں  
سے کوئی ذات خاص مراد ہے تو یہ بھی اور ضروری امر ہے کہ وہ۔ مثلاً خدا  
امت مصطفیٰ صلعم۔ اولیٰ دوم میں سے ضرور ہوگا اور حسب منہ و خدا۔ امت  
مصطفیٰ صلعم۔ اولیٰ دوم کے یہ صفات مذکور ہیں تو پھر آپ اسے آپ کے آپ  
واجب دار و اسائنہ و سرحدین و کلامہ و سرحدین کیا کیسے اسے اس میں ضرور  
اسیے الفاظ صحیح بہرام تا جین ترج تا جین علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی سے  
منقول شایں ہیں یا شایرین نقطوں سے اشارہ اس طرف ہوگا کہ جسے تین نقطے  
نہائی ہیں۔ نہائی۔ مفاہیم۔ مصداق سے اسی طرح ان الفاظ مرقومہ کا یہ قرون  
میں نہیں ہے۔ اس کے مجید خاص ہم ہیں۔

خوب فرمایا جناب حکیم مولوی ابوالنظر محمد اختر حسن صاحب اختر سے  
قادیسی مسوالتی سے کسی ضار الاسلام و احضار المسلمین کے بارہ میں دیکھو آخر  
یونین گزٹ مطبوعہ بریلی نمبر ۱-۱۸-۱- مرقومہ ۷-۱۲ جون سنہ ۱۳۸۷ھ

صفت

ضار کہتا ہے کہ عیارہ کی امان ہو  
خائن و کاذب دین ہوں شیطان ہو  
ضار ہو گا ہے احضر ہو بھی شیطان بعین  
اسیہ دعویٰ ہے اسے صاحب ایمان ہو



بسم اللہ علیٰ الصلوٰۃ والسلام  
 خرد و جمال ہے وہ عیسیٰ دوران ہونین  
 شمار ملوں ہی تار می ہی بقول باری  
 لاکھ جھک مارے کے امتِ فشان ہونین  
 جو سلامت کو سمجھتا ہی ہر امتِ اختر  
 ایسے بے دیکھ لیے خنجر بران ہونین  
 اور مفتی صاحب بریلوی الکوئین الشہابیہ صلت میں فرماتے ہیں۔ (عبارتہ)  
 (۱) کے دو خدا ہزار خدا لاکھوں خدا ممکن ہیں۔  
 (س) کے اللہ عز و جل کا مرجانا ممکن۔  
 (ام) اسکا اندھا ہونا ممکن۔  
 (ع) بندہ دن سے مغلوب و عاجز ہونا ممکن۔  
 (می) اوسے سولی دیکر مارنا ممکن۔  
 (ل) اوسے آگ میں جلاتا رکھ برباد کر دینا ممکن۔  
 تو آپ کے نزدیک یہ لوگ مومن ہیں یا کافر شریعت محمدیہ ان کفریات ملعونہ کو  
 دیکر فی ہر ایک کچھ نہیں۔ مینواتو جبروا۔

مجیب مؤدبہ عرض کرتا ہی کہ یہی حرف (۱) مفتی صاحب کے نام نامی  
 در رضا خان میں تین بار۔ اور رضا علیخان میں دو جگہ۔ مفتی علیخان میں ایک جگہ۔  
 چٹے میان میں ایک جگہ۔ شاہ ابوالحسن میں تین جگہ۔ حسن رضا خان میں دو جگہ۔  
 حامد رضا خان میں تین جگہ۔ شاہ حمزہ میں ایک جگہ۔ موجود ہی۔  
 اور یہی حرف سیم (م) نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ میں ایک ایک بار آیا ہی۔  
 اور یہی حرف (س) نمبر ۱ و نمبر ۲ میں ایک ایک بار آیا ہی۔  
 اور یہی حرف (می) نمبر ۱ و نمبر ۲ میں ایک ایک بار۔ اور نمبر ۳ اور  
 ۴ میں مکرر موجود ہی۔

اور یہی حرف (ل) نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ میں ایک ایک بار سایہ افکن ہی۔



ان سب کے بارہ میں دیکھیں مفتی صاحب بریلوی کیا حکم ارقام فرماتے ہیں  
 اگر جناب مفتی صاحب یہ فرمادیں کہ ان حروف متفرقات سے مراد ہماری حضرت  
 مولانا صاحب شہید سے ہے تو پھر ہم دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ انکا نام اقرین  
 الف۔ سین وغیرہ نہیں ہے اور اگر یہ ارشاد ہو کہ ہم نے اُن کے نام کے حروف لیکر  
 یہ تحریر فرمایا ہے تو اس پر ہر طفل مکتب بھی منہ نہ ہوگا کہ تمام حروف ملا کر حضرت  
 مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اسم شریف پیدا ہوتا ہے نہ فرداً فرداً ہے اور یہ  
 نام تو حضرت اسمعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی ہے ان حروف جداگانہ کو مقید کر دیا  
 ہوتا ورنہ اکثر مسلمانوں کا گمان ہے کہ مفتی صاحب بریلوی کو سیدنا حضرت اسمعیل  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عداوت خفی وخصومت قلبی ہے اور جناب مولانا صاحب شہید  
 رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے الفاظ کسی مقام پر نہ ارشاد فرمائے اور نہ ارقام۔  
 محض آپ کی قوت دہمیت کا فعل ہے۔

خوب ارشاد فرمایا آپ کے پر بھائی جناب مولانا مولوی حکیم حاجی سید محمد  
 بدراکھن صاحب ابواسمن حنفی قادری سہسوانی نے بدرالمدنی مطبوعہ کلچر  
 صفحہ ۱۱۰ پر۔ عبارت۔

الجواب ومنہ المداۃ الی الحق والصواب  
 پہلے بھائی صاحب ان حروف غیر ذوی العقول کا کلیم اور قائل ہونا ثابت  
 کر دین جب اعتراض کریں اور یہ مسئلہ مسئلہ ہے کہ حروف ستہ مسئلہ غیر ذی روح اور  
 غیر ذوی العقول ہیں انکی طرف کلام کو منسوب کرنا عقلاً و نقلاً غیر ممکن اور محال بالذات  
 متمنع بالغیر۔ متمنع عقلی۔ محال شرعی۔ محال عادی سب کچھ ہے۔ اور مومن۔ یا کافر یہ  
 دونوں صفتیں متضادہ بھی ذی روح اور ذوی العقول کے لیے مسلم ہیں حروف ستہ  
 مرقومہ کو اسکا مصداق بنانا متمنع عقلی محال شرعی۔ محال عادی ہے۔

بھائی صاحب غور فرمادیں کہ خداے کریم حکیم قرآن عظیم میں جا بجا۔ یا ایہا  
 الذین آمنوا۔ انسان کے لیے ارشاد فرماتا ہے اور ایسے ہی قل یا ایہا الکافرون۔ یہاں



حروف تہجی مراد و مشار الیہ تین مین۔ اور یہ قاعدہ ہی کھوکا کہ منادی ذی روح ہوا کرتا ہے اور پھر اس حکم حکم سے۔ واخلقت الجن والانس الایعدون۔ اظہر من الشمس ہو گیا کہ یہی دونوں جن و انس۔ اوامر و نواہی سے مکلف اور محکوم علیہ مین۔

اور بھائی صاحب نے۔ لفظ (لوگ) ارتقام فرما کر تاویل کی گنجائش بھی باقی نہ چھوڑی۔ اسوا سطرے کہ اردو زبان مین لفظ۔ لوگ۔ کا اطلاق انسان کے لیے مستعمل ہے اور یہ بھی خیال نہ فرمایا کہ یہی حرف (ا) اللہ جل جلالہ و عظم نوالہ کے اسم ذاتی اور صفاتی جیسے اللہ۔ قادر۔ عفا۔ ستار۔ جبار۔ قہار۔ واحد۔ احد۔

وغیرہ وغیرہ مین اور حضرت احمد مجتبیٰ کے اسم گرامی اور جناب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے لقب اقدس۔ اور حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی کے نام النورین حکمت ہمارے اور یہی حرف (س) اللہ تبارک و تعالیٰ کے اسمای صفاتیہ جیسے یا سلام۔ یا سجا۔ یا سمیع۔ یا قدوس وغیرہ مین جلوہ نما ہے اور حضرت رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم صفاتی۔ (سین) مین رونق افزا ہے۔ اور حضرت امام حسن و حضرت امام حسین علیہما الصلوٰۃ والسلام کے نام النورین حکمت ہمارے۔

اور یہی حرف میم (م) خدا سے کریم عفورہ رحیم کے اسمای صفاتیہ جیسے علیہ قدیم۔ کلیم۔ رحمن۔ مالک۔ معبود وغیرہ اور حضرت سرور عالم صلعم کے اسمای ذاتیہ و صفاتیہ جیسے احمد مجتبیٰ۔ محمد مصطفیٰ۔ مزل۔ مدثر وغیرہ۔ اور حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ اور حضرت عبدالقادر مجی الدین جیلانی قدس سرہ العزیز کے نام نامی مین ہمک رہا ہے۔

اور یہی حرف (ع) حق سبحانہ تعالیٰ کے اسمای صفاتیہ جیسے علیم۔ علی۔ عدل۔ اور حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان غنی و حضرت علی و حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسمای گرامی مین جلوہ نما ہے۔

اور یہی حرف (ی) اللہ جل شانہ و عز اسمہ کے اسمای صفاتیہ جیسے رحیم۔ قدیر۔ بصیر۔ خبیر۔ وغیرہ مین اور حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسمای صفاتیہ



جیسے ہیں۔ وغیرہ میں اور حضرت علی اور حضرت امام حسین اور حضرت محمدی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام نامی میں کھل رہا ہے۔

اور یہی حرف (ل) رب العزت کے اسم ذاتی و صفاتی جیسے اللہ۔ علیم۔ حلیم۔ سلام۔ جلیل۔ وغیرہ۔ اور حضرت رسالت مآب صلعم کے اسم صفاتی جیسے منزل اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اسم ذاتی میں چمک رہا ہے۔

العبد الجانی احقر الزمین

محمد بدر الحسن ابوالسنن

عافاہ اللہ عن المحن جنفی قادری مہسوالی

اور جناب مفتی صاحب بریلوی الکوئٹہ الشہابیہ مسئلہ میں فرماتے ہیں۔

(ا) کہتا ہے اللہ تعالیٰ کا مر جانا ممکن۔

محبیب عرض کرتا ہے کہ صلت پر جو مقولہ حرف سین کی طرف منسوب کیا تھا وہ عبارت ہذا میں الف کی طرف منسوب کر دیا اور جو الف کی طرف تھا وہ سین کی طرف منسوب کر دیا حالانکہ الف سین نہیں بن سکتا اور سین۔ الف۔ نہیں ہو سکتا ہے اجتماع صدین ہی اور اجتماع صدین محال ہے۔ قولہ۔

(م) عالم کے بہت اجزاء غیر ارض و سما قدیم و ازلی ہیں۔

محبیب عرض کرتا ہے۔ کہ جب حرف میم۔ عالم کی حقیقت اور تقریباً سے ناواقف ہو تو پھر اُسکے اجزاء کو قدیم و ازلی کیسے کہہ سکتا ہے۔ جناب مفتی صاحب مہربانی فرما کر پہلے حرف میم سے جو اس وقت بھی موجود ہے عالم کی تعریف اور تفسیر کرادین بعدہ اُسکے اس مقولہ کو ثابت کریں۔ قولہ۔

(ع) خدا کی جو رو تو نہیں ہاں کینز سترہ جنہیں حرم کہتے ہیں بہت سی ہیں معاذ اللہ وہ اُنکے ساتھ شب بائیں ہوتا ہے مگر عزل کرتا ہے کہ ولد نہ لازم آئے۔

محبیب عرض کرتا ہے حرف (ع) بھی جو رو کینز۔ عزل۔ ولد وغیرہ کے مفہوم کلی و جزئی سے لاعلم محض ہے اُسکی طرف اس قول کو منسوب کرنا مستغنی عقلی۔



محال شرعی۔ محال عادی ہے۔ اور عبارت ہدایت معاذ اللہ کلمہ کہ کرنا چہ معنی دارد ہر ذی عقل و ہوش اس امر کو سمجھ سکتا ہے کہ حرف عین کا یہ مقولہ نہیں ہے۔ قولہ (ی) خدا کے چھٹے نسخہ میں چار پور بچھم۔ اتر۔ دکھن۔ اور ایک اور پورا ایک نیچے۔

مجیب عرض کرتا ہے۔ حرف (ی) بھی پور بچھم۔ اتر۔ دکھن۔ تحت فوق۔ کے افہام و تفہیم سے مبرا ہے۔

قولہ

(ل) خدا بڑا موٹا بیشمار لہنا ہے۔

مجیب عرض کرتا ہے حرف (ل) بھی بڑے اور موٹے اور لہنے کے معنی و مفہوم سے بھیر ہے۔

اب ہم اس رسالہ کو ایک تقریر و لفظ پر اور مناجات پر ختم کرتے ہیں جناب مولانا حکیم حاجی مولوی سید محمد بدراکھن صاحب ابولسنن حنفی قادری سہسوانی۔ بریلی کے پاگل خانہ کے پاگلوں اور ایک محقق کی گفتگو ارقام فرماتے ہیں دیکھو سچا فوٹو مطبوعہ لکھنؤ ص ۹۹۔ (عبارتہ)

ایک پاگل۔ اسے میان سمنے بڑیلی۔

محقق۔ تم تو چیتان اور پہلی کہتے ہو خیر اتنا پتہ تو بتا دو۔

پاگل۔ سمنے و ہا بیون یعنی اللہ والوں کی بڑی خبر لی۔

دوسرا پاگل۔ ہم نے بڑیلی۔

محقق۔ اسکا کیا مطلب ہوا۔

پاگل۔ فقہہ مار کر وہی وہی بس سمجھ جاؤ۔

محقق۔ سچ بتاؤ کیا ہے۔

پاگل۔ اسے بھائی سمنے اپنی دختر کی شادی میں۔ بڑی نی۔

محقق۔ تمھاری دختر کمان سے آئی۔

پاگل۔ وہاں سے کیا۔ کچھ ایسی بات نہ کہنا ہماری بی بی صاحبہ ہمارے بغیر بھی سال پچھلے میں



محقق - ایسا سنا نہیں۔

پاگل - تم تو بالکل کھولتے ہو اسے میان ہمارے گرو گھنٹال کا حکم ہے کہ وہابیہ و شیعہ کی نکاح نہیں ہوتا ہے محض زنا ہوتا ہے اور ہماری ہم صاحبہ شیعہ مذہب ہیں اس واسطے کہ ہم نے اجازت عام دیدی ہے کہ تم مختار ہو۔ بحالت زنا ہمارا اور غیر مرد۔ دونوں کا حکم واحد ہے۔

تیسرا پاگل - بُرئی۔

محقق یہ کیا معنی ہے۔

پاگل - ہم نے اپنی زوجہ خود کے ساتھ جسکا ترجمہ ہمارے گرو گھنٹال نے فاحشہ زندگی لکھا ہے۔ جماع نہیں کیا ا غلام کیا۔

محقق - اس میں کیا نفع ہے۔

پاگل تین فائدے ہیں۔

(نمبر ۱) ہمکو جماع سے عادت نفرت ہے اور ا غلام سے مخطوط ہوتے ہیں۔

(نمبر ۲) اولاد نہ ہوگی جسکی وجہ سے بی بی صاحبہ بھی جنے کی اذیت سے بچنے لگی اور

ہمکو بھی کسیکا سسر ربتانہ پڑے گا۔ اور اولاد بھی ولد الزنا کے خطاب سے مامون رہے گی اس واسطے کہ ہم باہم شیون و وہابیون سے مناکحت کرتے ہیں اور ہمارے گرو گھنٹال نے اسے مناکحت کرنے کو زنا اور اور اولاد کو ولد الزنا قرار دیا ہے اور فتویٰ دیدیا ہے۔

(نمبر ۳) اور ا غلام میں ماہواری و خیرہ کا بھی اندیشہ نہیں ہے۔

چوتھا پاگل - بڑبلی۔

محقق اس لفظ کی تشریح کرو۔

پاگل - بزنارسی میں بکری کو کہتے ہیں۔ اور بلی ایک جانور مشہور ہے جو اکلاً حرام ہے

سمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ جیسے اس لفظ میں دو نام جانور ان حلال حرام کے جمع ہو گئے ہیں ایسے ہی ا غلام میں۔ دو عضو جمع ہو جاتا ہیں جس میں فعلاً ایک حلال ہے دوسرا حرام۔ یعنی مرد کا عضو مخصوص اسی کام کیلئے بنایا گیا ہے اور اخراج بول کا بھی نفع دیتا ہے اور دُبر محض مخرج براہ ہے پس سمجھ جاؤ۔

پانچواں پاگل - بڑبلی۔

محقق یہ کیا بات ہوئی۔

پاگل - اسے میان بڑبلی ایک جانور مشہور ہے اور بلی بھی در دونوں حرام یعنی غیر مالکول اللحم ہیں۔

یہ ثابت ہو گیا کہ اس فعل ا غلام میں۔ فاعل مفعول دونوں گنہگار ہیں پس سمجھ جاؤ۔



محقق۔ پھر تم گنہگار کیوں ہوتے ہو۔

پاگل۔ اسے میان ہم وہابی دیوبندی گنگوہی۔ نانوتی و تھانوی غیر نہیں مہن جنکو ہمارے  
گرو گھنٹال نے اپنی مغفرت سے مایوس کر دیا ہے ہوائی مہن چاہے جو کچھ کریں ایک بار ان کو  
مخطوط کر دینگے سب معاف ہے۔  
باقی آئندہ۔

### (مناجات بدرگاہ قاضی اکحاجات)

از تصنیف لطیف جناب مولانا مولوی حکیم وحاجی سید محمد بدین حسن صاحب پوسن ہسپتالی

#### مناجات

<p>اے خالق دارین عجب وقت پڑا ہے ہو وقت ترے فضل و کرم کا میری موتی میرا ہی سہارا ہے خداوند دو عالم گر عشق ریاسے ہی تو الفت ہی حسد سے غیر و نہیں تعصب ہی تو اپنہ نہیں خصوصیت اے وارث عالم تو مدد کر کہ ستم کی جھک نہ سے کوئی اپنا عقیدہ تو یہی ہے افسوس پڑے عقل و غفلت کے مہن پرے صدقے میں مجھ کے تو کر رحم خدا یا میں بندہ ناچیز ہوں تو مالک کل ہے نادان مہن جوار اتارے مہن تدبیر و تدبیر پہ اپنی ہوتا ہے کہیں شرک کہیں بغض و حسد ہے رکھتے نہیں رحمت پر جو تیرے مہن بھروسا کہتا ہوں تصور مہن ہی نور خدا سے</p>	<p>لے جلد خبر سب کا تو ہی عقدہ کشا ہے ادبار کی چھائی ہوئی ہر سمت گھٹا ہے گو جسے خلافت آج زمانے کی ہوا ہے اخلاق سے ہمدردی سے دل سب کا بھرا ہے اب کون مددگار مرا تیرے سوا ہے ہر سمت سے آتی مرے کانوں میں صدا ہے ہی کیسکو بھائی تیرے سوا سب کو فٹا ہے دنیا کو سمجھتے ہیں یہی عیش کی جا ہے اس عاصی کی ہر وقت یہی بکھڑے دھاڑ راضی ہوں اسی امر میں جو تیری رضا ہے بے حکم ترے کچھ نہیں ہو گا نہ ہوا ہے شیدا ہے کوئی اس پہ کوئی اس پہ خدا ہے عقبی میں سوا حسرت و افسوس کے کیا ہے جو بد پر عرب ہر حجم ماہ ہڈے ہے</p>
---	---

افسوس کہن لک گیا اب بدر کو ہے ہے

تو جاسکے کہاں اسے میرا سلام چھپا ہے